Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 10

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

4 جمادی الاول 1435 ہجری 6 امان 1393 ہش 6 مارچ 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس
وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

یقین جیسی کوئی چیز نہیں یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے

وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو............ پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آسکتے اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں۔ کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب کہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو۔ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہ آتش افشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسل انسانی کو معدوم کر رہی ہے۔ پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر' یا بجلی پر' یا شیر پر' یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو۔ یا صدق و وفا کا اُس سے تعلق توڑ سکو۔

اے وے لوگو! جو نیکی اور راست بازی کیلئے بلائے گئے ہو۔ تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اُس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے۔ جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اُس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے۔ تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے جو اٹھانا چاہئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہئے۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اُس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اُس کھانے کو کب کھاتا ہے۔ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بَن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اُس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اُس بَن کی طرف اُٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیوں کر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں۔ اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا۔ اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اُس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو۔ اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان اُن پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دُکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دُکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ اور ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے۔ اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے۔ اور اس کی قدرتیں جیسے پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں۔ اور اُس کا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے۔ پھر تم کیوں قصوں پر راضی ہوتے ہو۔ وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہیں۔ جس کی پیشگوئیاں صرف قصے ہیں۔ اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہوا۔ اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی۔ جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھ کر اُن کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے۔ تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور اس کا حسن اس کو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اُس کو سراسر ردّی دکھائی دیتی ہیں۔ اور انسان اُسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جب کہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔ ہر ایک بے باکی کی جڑھ بے خبری ہے۔ جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے وہ بیباک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پرزور سیلاب نے اس کے گھر کی طرف رخ کیا ہے۔ اور یا اس کے گھر کے اردگرد آگ لگ چکی ہے۔ اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے۔ تو وہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعویٰ کر کے کیوں کر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو۔ سو تم آنکھیں کھولو اور خدا کے اُس قانون کو دیکھو جو تمام دُنیا میں پایا جاتا ہے۔ چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو۔ اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔ موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اُس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے۔۔۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۶۶ تا ۶۸۔ مطبوعہ ربوہ)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدر آباد کے اعتراضات کا جواب (قسط:۱۰)

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سوسال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

گزشتہ قسط میں قارئین معترض مبارک پوری صاحب کے حضرت مسیح موعودؑ پر قرآن مجید کے متعلق بے بنیاد الزام کے جواب میں پڑھ چکے ہیں کہ آپ کو قرآن مجید سے بے انتہا عشق تھا اور آپ بکثرت اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

اس جگہ ہم سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے عرفان قرآن مجید کے متعلق اختصار کے ساتھ آپ ہی کے رشحات قلم سے چند نمونے پیش کریں گے جن سے معلوم ہوگا کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی جانب سے قرآن مجید کا جو عرفان عطا ہوا تھا اس کی مثال گذشتہ ۱۴۰۰ سال اسلامی تاریخ میں ڈھونڈنا محال ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے اپنی اسی سے زائد کتب میں قرآنی حقائق و معارف کے جو دریا بہائے ہیں وہ تین جلدوں میں ''تفسیر حضرت مسیح موعودؑ'' کے نام سے دنیائے احمدیت کے افق پر روشن ستاروں کی مانند جگمگا رہے ہیں۔ آپ نے سورۃ فاتحہ کی عربی زبان میں ایسی معرکہ آراء تفسیر بیان فرمائی کہ جس کی مثال لانے سے دنیا قاصر ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت اور روح القدس کی برکت سے آپ نے تمام عرب وعجم کے مفسرین کو دعوت تفسیر قرآن دی لیکن کوئی مقابل پر نہیں آیا۔ حضرت مسیح موعودؑ قرآنی حقائق و معارف کے متعلق فرماتے ہیں:

قرآن مجید کی جامعیت:

''قرآن مجید حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔ اگر کوئی اس امر کا انکار کرے تو ہم ہر پہلو سے اس کا اعجاز ثابت کرنے اور دکھلانے کو تیار ہیں....''

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۲)

قرآن پاک میں سب سچائیاں ہیں:

''قرآن شریف نے جس قدر تقویٰ کی راہیں بتلائیں اور ہر طرح کے انسانوں اور مختلف عقل والوں کی پرورش کرنے کے طریق سکھلائے ایک جاہل، ظالم اور فلسفی کی پرورش کے راستے ہر طبقہ سے سوالات کے جواب۔ غرضیکہ کوئی فرقہ نہ چھوڑا جس کی اصلاح کے طریق نہ بتائے۔ یہ ایک صحیفہ قدرت تھا جیسے کہ فرمایا فیھا کتب قیمۃ (البینۃ:۴) یہ وہ صحیفے ہیں جن میں کامل سچائیاں ہیں۔ یہ کیسی مبارک کتاب ہے کہ اس میں سب سامان اعلیٰ درجہ تک پہنچنے کے موجود ہیں۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۵)

قرآن مجید بے مثال ہے

فرمایا: ''مجھے حیرت ہوتی ہے جب بعض نادان مقامات حریری یا سبع معلقہ کو بےنظیر اور بے مثال کہتے ہیں اور اس طرح پر قرآن کریم کی بے مانندیت پر حملہ کرنا چاہتے ہیں وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ اول تو حریری کے مصنف نے کہیں اس کے بےنظیر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور دوم یہ کہ مصنف حریری خود قرآن کریم کی اعجازی فصاحت کا قائل تھا...... اعجاز کی خوبی اور وجہ تو یہی ہے کہ ہر ایک قسم کی رعایت کو زیرنظر رکھے۔ فصاحت و بلاغت بھی ہاتھ سے جانے نہ دے۔ صداقت اور حکمت کو بھی نہ چھوڑے۔ یہ معجزہ صرف قرآن شریف کا ہی ہے جو آفتاب کی طرح روشن ہے اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اعجازی طاقت رکھتا ہے.......'' (ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۳)

قرآنی معارف کے حصول کی شرط:

فرمایا: ''صدق مجسم قرآن شریف ہے اور پیکر صدق آنحضرتؐ کی مبارک ذات ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل حق اور صدق ہوتے ہیں۔ پس جب وہ اس صدق تک پہنچ جاتا ہے تب اس کی آنکھ کھلتی ہے اور اسے ایک خاص بصیرت ملتی ہے جس سے معارف قرآنی اس پر کھلنے لگتے ہیں۔ میں اس بات کے ماننے کیلئے کبھی بھی تیار نہیں ہوں کہ وہ شخص جو صدق سے محبت نہیں رکھتا اور راستبازی کو اپنا شعار نہیں بناتا وہ قرآن کریم کے معارف کو سمجھ بھی سکے۔ اس لئے کہ اس کے قلب کو اس سے مناسبت ہی نہیں کیونکہ یہ تو صدق کا چشمہ ہے اور اس سے وہی پی سکتا ہے جس کو صدق سے محبت ہو۔''

علوم قرآنی کے انکشاف کیلئے تقویٰ شرط ہے

فرمایا: ''حقیقت میں روح کی تسلی اور سیری کا سامان اور وہ بات جس سے روح کی حقیقی احتیاج پوری ہوتی ہے قرآن کریم میں ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ اور دوسری جگہ کہا لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (الواقعہ:۸۰) اس سے مراد وہی متقین ہیں جو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ میں بیان ہوئے ہیں۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ قرآنی علوم کے انکشاف کے لئے تقویٰ شرط ہے ---۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس کے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پس اس کیلئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے۔ پھر کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ بے ایمان، شریر، خبیث النفس، ارضی خواہشوں کے اسیر ان سے بہرہ ور ہوں گے۔ اس واسطے اگر ایک مسلمان کہلا کر خواہ وہ صرف ونحو، معانی و بدیع وغیرہ علوم کا کتنا ہی بڑا فاضل کیوں نہ ہو دنیا کی نظر میں شیخ الکل فی الکل بنا بیٹھا ہو۔ لیکن اگر تزکیہ نفس نہیں کرتا تو قرآن شریف کے علوم سے اس کو حصہ نہیں دیا جاتا۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۸۲، ۲۸۳)

قرآن مجید بےنظیر ہے

حضورؑ فرماتے ہیں: ''یہ خوبی قرآنی تعلیم میں ہے کہ اس کا ہر حکم معلل باغراض ومصالح ہے اور اس لیے جابجا قرآن کریم میں تاکید ہے کہ عقل، فہم، تدبر، فقاہت اور ایمان سے کام لیا جائے اور قرآن مجید اور دوسری کتابوں میں یہی مابہ الامتیاز ہے اور کسی کتاب نے اپنی تعلیم کو عقل اور تدبر کی دقیق اور آزاد نکتہ چینی کے آگے ڈالنے کی جرأت نہیں کی۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۹)

فرمایا: قرآن مجید وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں اپنی حکمتوں اپنی صداقتوں اپنی بلاغتوں اپنے لطائف ونکات اپنے انوار روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بےنظیر ہونا آپ ظاہر فرمادیا ہے۔''

(براہین احمدیہ صفحہ ۶۴۰ حاشیہ)

نیز فرمایا:

''قرآن شریف ایسا معجزہ ہے کہ نہ وہ اول مثل ہوا اور نہ آخر کبھی ہوگا۔ اس کے فیوض و برکات کا درہمیشہ جاری ہے اور وہ ہر زمانہ میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت تھا۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷)

کامل رہنما قرآن ہے

فرمایا: ''سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو انوار یقین اور تواتر سے بھرا ہوا اور ہماری روحانی بھلائی اور ترقی علمی کے لئے کامل رہنما ہے قرآن کریم ہے جو تمام دنیا کے دینی نزاعوں کے فیصل کرنے کا متکفل ہوکر آیا ہے۔'' (ازالہ اوہام صفحہ ۲۸۱)

فرمایا:

''وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں...... یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا، اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۸)

قارئین کرام! قرآن مجید سے عشق کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے جو آپؑ کی ۸۰ سے زائد کتابوں پر محیط ہے، چند قطرے آپ کی نظر کئے ہیں اللہ کے رسول اور اس کی پاک کتاب کی محبت میں ڈوبے ان رشحات کو پڑھ کر روح وجد میں آجاتی ہے بحر روحانیت کے غواص علم وعرفان کے ان سمندروں میں اُتر کر عجیب اور بیش بہا لعل و جواہر پاتے ہیں۔ آپ کی ان پرتاثیر تحریرات کی چاندنی تاریک دل پر اُتر عجب تسکین بخشتی ہے۔ لاکھوں مردے ان پاکیزہ کلمات سے زندہ ہوگئے۔ بلکہ قبروں سے باہر نکل آئے اور اپنے وجود سے اس مسیحی اعجاز کا ثبوت دیا۔ کسی کے دل میں یہ وسوسہ نہ گزرے کہ یہ سب آپ نے اپنی طرف منسوب کرلیا۔ نہیں! بلکہ اسے اپنے آقا ومطاع سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال کا ایک قطرہ قرار دیا جیسا کہ فرمایا:

این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ زبحر کمال محمد است

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عرفان قرآن اعجازی رنگ رکھتا ہے اور کسی مخالف کو آپ کے مقابل پر آنے کی جرأت نہ اس وقت تھی نہ آج ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

آزمائش کے لیے کوئی نہ آیا ہرچند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

معاندین احمدیت کو اس عاشق قرآن پر ناپاک حملے کرنے کی بجائے قرآن مجید سے اپنی محبت کا ثبوت دینا چاہیئے۔ (جاری)

(تنویر احمد ناصر، قادیان)

خطبہ جمعہ

جہاں تک دلائل کا سوال ہے، ہمارا پلّہ ہر مخالفِ اسلام اور مخالفتِ احمدیت پر بھاری ہے۔ ہم میں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں، اُن کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن کے سامنے تو کوئی نہیں ٹھہر سکتا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ اگر تم میری کتب پڑھ لو تو تمہارے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن جب ہم اس پہلو کی طرف دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں جو عملی تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہیں، اُس کی حالت کیا ہے؟ تو پھر فکر پیدا ہوتی ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ احمدیت کی خوبصورتی تو نظامِ جماعت اور نظامِ خلافت کی لڑی میں پرویا جانا ہے۔ اور یہی ہماری اعتقادی طاقت بھی ہے اور عملی طاقت بھی ہے۔ اس لئے ہمیشہ خلفائے وقت کی طرف سے کمزوریوں کی نشاندہی کر کے جماعت کو توجہ دلائی جاتی رہتی ہے تاکہ اس سے پہلے کہ کوئی احمدی اتنا دور نکل جائے کہ واپسی کا راستہ ملنا مشکل ہو، استغفار کرتے ہوئے اپنی عملی کمزوریوں پر نظر رکھے اور کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرے، اور اللہ تعالیٰ کے احسان کو یاد کرے جو اللہ تعالیٰ نے اُس پر کیا ہے۔

زمانے کی ایجادات اور سہولتوں سے فائدہ اُٹھانا منع نہیں ہے لیکن ایک احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے زمانے کی سہولتوں سے فائدہ اُٹھا کر تکمیلِ اشاعتِ ہدایت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مددگار بننا ہے نہ کہ بے حیائی، بے دینی اور بے اعتقادی کے زیرِ اثر آ کر اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کرنا ہے۔

ہم اس بات پر خوش نہیں ہو سکتے کہ پچاس فیصد کی اصلاح ہوگئی ہے یا اتنے فیصد کی اصلاح ہوگئی ہے، بلکہ اگر ہم نے دنیا میں انقلاب لانا ہے تو سو فیصد کے ٹارگٹ رکھنے ہوں گے۔ ہر اُس شخص کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے جس کو جماعت کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے اور عام طور پر ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کیونکہ حقِ بیعت زبانی دعووں سے اور صرف ماننے سے ادا نہیں ہوتا بلکہ عمل کی قوت جب تک روشن نہ ہو، کچھ فائدہ نہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06 دسمبر 2013ء بمطابق 06 فتح 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 27 دسمبر 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک خطبہ کے حوالے سے عملی اصلاح کی طرف توجہ دلائی گئی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور آپ کے غلامِ صادق کے طریق اور طرزِ عمل کے واقعات بیان کئے تھے جن میں ایک خُلق ''سچائی'' کا تفصیل کے ساتھ بیان ہوا تھا کہ ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلامِ صادق کس اعلیٰ معیار پر قائم تھے۔ اور پھر معیاروں کی یہ بلندی آگے صحابہ کو بھی ان نمونوں کی پیروی کرتے ہوئے کس اعلیٰ مقام پر لے گئی۔

سچائی کے حوالے سے بات تو ایک مثال کے طور پر تھی۔ حقیقت میں تو ہر نیکی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کرنے کا حکم فرمایا ہے، اُس کا حصول اور ہر برائی جس سے رکنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے، اُس سے نہ صرف رکنا بلکہ نفرت کرنا عملی اصلاح کی اَصل اور جڑ ہے۔ پس ہم تب حقیقی مسلمان کہلائیں گے، ہم تب زمانے کے امام کی حقیقی جماعت کے فرد کہلائیں گے جب نیکیاں اور اعلیٰ اخلاق ہم میں پیدا ہوں گے، جن کے پیدا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مسلمان کو حکم دیا ہے۔ اور دوسری طرف بدی سے انتہائی کراہت کے ساتھ نفرت ہو۔ گویا حقیقی مومن ایک ایسا سمویا ہوا انسان ہوتا ہے جو نیکیوں کی تلاش کر کے اُنہیں سینے سے لگانے والا اور بدیوں سے دور بھاگنے والا ہو۔ تبھی وہ اعتدال کے ساتھ اپنے معاملات طے کر سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ برائیوں اور نیکیوں کے بیچ لٹکا ہوا ہو اور پھر دعوے بھی بلند بانگ ہوں۔

گزشتہ خطبہ میں یہ بھی ذکر ہوا تھا کہ اعتقادی لحاظ سے ہمارے پاس بڑے ٹھوس دلائل ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں صداقتِ اسلام اور صداقتِ احمدیت کے لئے دیئے ہیں۔ اور یہ بات ہمیشہ ہمارا پلّہ دشمن پر بھاری رکھتی ہے۔ ڈھٹائی اور ضد اور شقاوتِ قلبی کی وجہ سے اگر کوئی نہ مانے تو اور بات ہے، لیکن بہرحال ان کا ردّ مخالفینِ اسلام کے پاس نہیں ہے اور اس وجہ سے بحث سے بھی کتراتے ہیں جب ایک دفعہ پتہ لگ جائے کہ احمدی کس نہج پر بحث کر رہا ہے۔ ''الحوار المباشر'' کے ہمارے عربی پروگرام میں کئی عیسائیوں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے پاس دلائل ٹھوس ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی صداقت کی بھی ہمارے پاس بہت دلیلیں ہیں۔ ایک طرف غیروں پر اسلام کی صداقت ظاہر کر رہے ہیں، دوسری طرف مسلمانوں میں سے جو جماعت پر اعتراض کرتے ہیں، اُن کے اعتراض کا ردّ بھی ہے۔ مخالفین اگر ضد نہ کریں اور توڑ مروڑ کر اور سیاق و سباق سے ہٹ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کو اور فرمودہ دلائل کو پیش نہ کریں یا نہ دیکھیں تو احمدیت کی سچائی کو مانے بغیر اُن کو چارہ نہیں ہے۔ لیکن ان علماء کے ذاتی مفادات اُنہیں اس بات پر آمادہ کرتے ہیں کہ وہ جھوٹ کے پلندوں سے عوام الناس کو ورغلاتے رہیں اور جب دلیل کوئی نہیں تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف دریدہ دہنی کرتے رہیں۔

پس جہاں تک دلائل کا سوال ہے، ہمارا پلّہ ہر مخالفِ اسلام اور مخالفتِ احمدیت پر بھاری ہے۔ ہم میں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں، اُن کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن کے سامنے تو کوئی نہیں ٹھہر سکتا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ اگر تم میری کتب پڑھ لو تو تمہارے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 7 صفحہ 49 روایت حضرت میاں محمد الدین صاحبؓ)

لیکن جب ہم اس پہلو کی طرف دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں جو عملی تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہیں، اُس کی حالت کیا ہے؟ تو پھر فکر پیدا ہوتی ہے۔ سوال اُٹھتا ہے کہ کیا ہم میں سے ہر ایک معاشرے کی ہر برائی کا مقابلہ کر کے اُسے شکست دے رہا ہے؟ کیا ہم میں سے ہر ایک کے ہر عمل کو دیکھ کر اُس سے تعلق رکھنے والا اور اُس کے دائرے اور ماحول میں رہنے والا اُس سے متاثر ہو رہا ہے، یا پھر ہم ہی معاشرے کے اثر سے متاثر ہو کر اپنی تعلیم اور اپنی روایات کو بھولتے چلے جا رہے ہیں۔ کیا ہم میں سے ہر ایک بھرپور کوشش کرتے ہوئے اپنی اس طرح عملی اصلاح کر رہا ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے جو ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے، یہ پوچھتی ہے کہ کیا ہم نے سچائی کے وہ معیار قائم کر لئے ہیں کہ جھوٹ اور

فریب ہمارے قریب بھی نہ پھٹکے؟ کیا ہم نے اپنے دنیاوی معاملات سے واسطہ رکھتے ہوئے آخرت پر بھی نظر رکھی ہوئی ہے؟ کیا ہم حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایک بدی سے اور بدعملی سے انتہائی محتاط ہوکر بچنے کی کوشش کرنے والے ہیں؟ کیا ہم کسی کا حق مارنے سے بچنے والے اور ناجائز تصرف سے بچنے والے ہیں؟ کیا ہم پنجگانہ نماز کا التزام کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہمیشہ دعا میں لگے رہنے والے اور خدا تعالیٰ کو انکسار سے یاد کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایسے بد رفیق اور ساتھی کو جو ہم پر بداثر ڈالتا ہے، چھوڑنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ماں باپ کی خدمت اور اُن کی عزت کرنے والے اور امورِ معروفہ میں اُن کی بات ماننے والے ہیں؟ کیا ہم اپنی بیوی اور اُس کے رشتہ داروں سے نرمی اور احسان کا سلوک کرنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ہمسائے کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے محروم تو نہیں کر رہے؟ کیا ہم اپنے قصوروار کا گناہ بخشنے والے ہیں؟ کیا ہمارے دل دوسروں کے لئے ہر قسم کے کینے اور بُغض سے پاک ہیں؟ کیا ہر خاوند اور ہر بیوی ایک دوسرے کی امانت کا حق ادا کرنے والے ہیں؟ کیا ہم عہدِ بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی حالتوں کی طرف نظر رکھنے والے ہیں؟ کیا ہماری مجلسیں دوسروں پر تہمتیں لگانے اور چغلیاں کرنے سے پاک ہیں؟ کیا ہماری زیادہ تر مجالس اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرنے والی ہیں؟

اگر ان کا جواب نفی میں ہے تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے دُور ہیں اور ہمیں اپنی عملی حالتوں کی فکر کرنی چاہئے۔ اگر اس کا جواب ہاں میں ہے تو ہم میں سے وہ خوش قسمت ہیں جن کو یہ جواب ہاں میں ملتا ہے کہ ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ دے کر بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

لیکن اگر حقیقت کی آنکھ سے ہم دیکھیں تو ہمیں یہی جواب نظر آتا ہے کہ بسا اوقات معاشرے کی رَو سے متاثر ہوتے ہوئے ہم ان باتوں یا ان میں سے اکثر باتوں کا خیال نہیں رکھتے اور معاشرے کی غلطیاں بار بار ہمارے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتی ہیں اور ہم اکثر اوقات بےبس ہو جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم میں سے 99.99 فیصد یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم عقیدے کے لحاظ سے پختہ ہیں اور کوئی ہمیں ہمارے عقیدے سے متزلزل نہیں کر سکتا، ہٹا نہیں سکتا۔ لیکن ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ عملی کمزوریاں جب معاشرے کے زور آور حملوں کے بہاؤ میں آتی ہیں تو اعتقاد کی جڑوں کو بھی ہلانا شروع کر دیتی ہیں۔ شیطان آہستہ آہستہ حملے کرتا ہے۔ نظامِ جماعت سے دُوری پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر ایک قدم آگے بڑھتا ہے تو خلافت سے بھی دُوری پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ایک کمزوری دوسری کمزوری کی جاگ لگاتی ہے اور آخر کار سب کچھ برباد ہو جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ احمدیت کی خوبصورتی تو نظامِ جماعت اور نظامِ خلافت کی لڑی میں پرویا جانا ہے۔ اور یہی ہماری اعتقادی طاقت بھی ہے اور عملی طاقت بھی ہے۔ اس لئے ہمیشہ خلفائے وقت کی طرف سے کمزوریوں کی نشاندہی کر کے جماعت کو توجہ دلائی جاتی رہتی ہے تاکہ اس سے پہلے کہ کوئی احمدی اتنا دور نکل جائے کہ واپسی کا راستہ ملنا مشکل ہو، استغفار کرتے ہوئے اپنی عملی کمزوریوں پر نظر رکھے اور کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احسان کو یاد کرے جو اللہ تعالیٰ نے اُس پر کیا ہے۔

مشرقِ بعید کے میرے حالیہ دورے کے دوران مجھے انڈونیشیا کے کچھ غیر از جماعت سکالرز اور علماء سے بھی ملنے کا موقع ملا۔ سنگاپور میں جو reception ہوئی تھی اُس میں آئے ہوئے تھے اور جیسا کہ میں اپنے دورے کے حالات میں بیان کر چکا ہوں کہ اکثر نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے علماء کو جماعت احمدیہ کے امام کی باتیں سننی چاہئیں۔ تو بہرحال اُن کے ایک سوال کے جواب میں مَیں نے اُنہیں یہی کہا تھا کہ آج رُوئے زمین پر جماعت احمدیہ ایک واحد جماعت ہے جو ملکی یا علاقائی نہیں بلکہ تمام دنیا میں ایک جماعت کے نام سے جانی جاتی ہے۔ جس کی ایک اکائی ہے، جس میں ایک نظام چلتا ہے اور ایک امام سے منسلک ہے اور دنیا کی ہر قوم اور ہر نسل کا فرد اس میں شامل ہے۔ پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان اور پیشگوئی کی ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ مسلم اُمّہ میں ایک جماعت ہوگی۔ آپ نے فرمایا تھا ایک جماعت ہوگی جو صحیح رستے پر ہوگی۔ (سنن الترمذی کتاب الایمان باب ما جاء فی افتراق ھذہ الامۃ حدیث نمبر 2641) اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی صداقت کی دلیل ہے۔ جو عقل مند اور سعید فطرت مخالفین بھی ہیں اس بات کو سن کر خاموش ہو جاتے ہیں اور سوچتے ہیں۔ لیکن اس دلیل کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنی عملی حالتوں کی طرف ہر وقت نظر رکھنی ہوگی کیونکہ اس زمانے میں شیطان پہلے سے زیادہ منہ زور ہوا ہے۔

آجکل جو عملی خطرہ ہے وہ معاشرے کی برائیوں کی بے لگامی اور پھیلاؤ ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ آزادیٔ اظہار اور تقریر کے نام پر بعض برائیوں کو قانونی تحفظ دیا جاتا ہے۔ اس زمانے سے پہلے برائیاں محدود تھیں۔ یعنی محلے کی برائی محلے میں یا شہر کی برائی شہر میں یا ملک کی برائی ملک میں ہی تھی۔ یا زیادہ سے زیادہ قریبی ہمسائے اُس سے متاثر ہو جاتے تھے۔ لیکن آج سفروں کی سہولتیں، ٹی وی، انٹرنیٹ اور متفرق میڈیا نے ہر فردی اور مقامی برائی کو بین الاقوامی برائی بنا دیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ ہزاروں میلوں کے فاصلے پر رابطے کر کے بےحیائیاں اور برائیاں پھیلائی جاتی ہیں۔ نوجوان لڑکیوں کو ورغلا کر اُن کی عملی حالتوں کی کمزوری تو ایک طرف رہی، دین سے بھی دور ہٹا دیا جاتا ہے۔

گزشتہ دنوں میرے علم میں ایک بات آئی کہ پاکستان میں اور بعض ملکوں میں، وہاں کی یہ خبریں ہیں کہ لڑکیوں کو شادیوں کا جھانسہ دے کر پھر بالکل بازاری بنا دیا جاتا ہے۔ وقتی طور پر شادیاں کی جاتی ہیں پھر طوائف بن جاتی ہیں اور یہ گروہ بین الاقوامی ہیں جو یہ حرکتیں کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ خوفناک حالت رونگٹے کھڑے کر دینے والی ہے۔ اسی طرح نوجوان لڑکوں کو مختلف طریقوں سے نہ صرف عملی بلکہ اعتقادی طور پر بھی بالکل مفلوج کر دیا جاتا ہے۔ پس جہاں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان غلاظتوں سے محفوظ رکھے، وہاں ہر احمدی کو بھی اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہوئے ان غلاظتوں سے بچنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے۔ زمانے کی ایجادات اور سہولتوں سے فائدہ اُٹھانا منع نہیں ہے لیکن ایک احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے زمانے کی سہولتوں سے فائدہ اُٹھا کر تکمیلِ اشاعتِ ہدایت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مددگار بننا ہے نہ کہ بےحیائی، بےدینی اور بےاعتقادی کے زیرِ اثر آکر اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کرنا ہے۔

پس ہر احمدی کے لئے یہ سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے۔ ہمارے بڑوں کو بھی اپنے نمونے قائم کرنے ہوں گے تاکہ اگلی نسلیں دنیا کے اس فساد اور حملوں سے محفوظ رہیں اور نوجوانوں کو بھی بھرپور کوشش اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے آپ کو دشمن کے حملوں سے بچانا ہوگا۔ وہ دشمن جو غیر محسوس طریق پر حملے کر رہا ہے، وہ دشمن جو تفریح اور وقت گزاری کے نام پر ہمارے گھروں میں گھس گھس کر ہماری جماعت کے نوجوانوں اور کمزور طبع لوگوں کو متاثر بھی کر رہا ہے۔ اُن میں نقص پیدا کرنے کی بھی کوشش کر رہا ہے۔

بیشک جیسا کہ میں نے کہا، خلفائے احمدیت عملی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ گزشتہ خلفاء بھی اور میں بھی خطبات وغیرہ کے ذریعہ اس نقص کو دور کرنے کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں اور ان ہدایات کی روشنی میں ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی پروگرام بناتے ہیں تاکہ ہم ہر طبقے اور ہر عمر کے احمدی کو دشمن کے ان حملوں سے بچانے کی کوشش کریں۔ لیکن اگر ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی اصلاح کی طرف خود توجہ کرے، مخالفینِ دین کے حملوں کو ناکام بنانے کے لئے کھڑا ہو جائے اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ دشمنانِ دین کی اصلاح کا عزم لے کر کھڑا ہو اور صرف دفاع نہیں کرنا بلکہ حملہ کر کے اُن کی اصلاح بھی کرنی ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے اپنا ایک خاص تعلق پیدا کرے تو نہ صرف ہم دین کے دشمنوں کے حملوں کو ناکام بنا رہے ہوں گے بلکہ اُن کی اصلاح کر کے اُن کی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بھی ہوں گے۔ بلکہ اس فتنہ کا خاتمہ کر رہے ہوں گے جو ہماری نئی نسلوں کو اپنے بداثرات کے زیرِ اثر لانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس ذریعہ سے ہم اپنی نئی نسل کو بچانے والے ہوں گے۔ ہم اپنے کمزوروں کے ایمانوں کے بھی محافظ ہوں گے اور پھر اس عملی اصلاح کی جاگ ایک سے دوسرے کو لگتی چلی جائے گی اور یہ سلسلہ تاقیامت چلے گا۔ ہماری عملی اصلاح سے تبلیغ کے راستے مزید کھلتے چلے جائیں گے۔ نئی ایجادات برائیاں پھیلانے کے بجائے ہر ملک اور ہر خطّے میں خدا تعالیٰ کے نام کو پھیلانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم حقائق سے کبھی نظریں نہیں پھیر سکتے کیونکہ ترقی کرنے والی قومیں، دنیا کی اصلاح کرنے والی قومیں، دنیا میں انقلاب لانے والی قومیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتی ہیں۔ اگر آنکھیں بند کر کے ہم کہہ دیں کہ سب اچھا ہے تو یہ بات ہمارے کاموں میں روک پیدا کرنے والی ہوگی۔ ہمیں بہرحال حقائق پر نظر رکھنی چاہئے اور نظر رکھنی ہوگی۔ ہم اس بات پر خوش نہیں ہو سکتے کہ پچاس فیصد کی اصلاح ہوگئی ہے یا اتنے فیصد کی اصلاح ہوگئی ہے بلکہ اگر ہم نے دنیا میں انقلاب لانا ہے تو سو فیصد کے ٹارگٹ رکھنے ہوں گے۔

مَیں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اگر عملی اصلاح میں ہم سو فیصد کامیاب ہو جائیں تو ہماری لڑائیاں اور جھگڑے اور مقدمے بازیاں اور ایک دوسرے کو مالی نقصان پہنچانے کی کوششیں، مال کی ہوس، ٹی وی اور دوسرے ذرائع پر بیہودہ پروگراموں کو دیکھنا، ایک دوسرے کے احترام میں کمی، ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش، یہ سب برائیاں ختم ہو جائیں۔ محبت، پیار اور بھائی چارے کی ایسی فضا قائم ہو جو اس دنیا میں بھی جنت دکھا دے۔ یہ ایسی

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

برائیاں ہیں جو عملاً ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں۔ جماعت کے اندر بھی بعض معاملات ایسے آتے رہتے ہیں، اس لئے میں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہم میں پیدا ہو جائے تو خدمتِ دین کے اعلیٰ مقصد کو ہم فضلِ الٰہی سمجھ کر کرنے والے ہوں گے۔ میری اس بات سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم خدمتِ دین کو تو فضلِ الٰہی سمجھ کر ہی کرتے ہیں لیکن سو فیصد عہدیداران اس پر پورا نہیں اترتے۔ میرے سامنے ایسے معاملات آتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ عہدیداروں میں وسعتِ حوصلہ اور برداشت کی طاقت نہیں ہے۔ کسی نے اونچی آواز میں کچھ کہہ دیا تو اپنی اَنا اور عزت آڑے آ جاتی ہے۔ کبھی جھوٹی غیرت کے لبادے اوڑھ لئے جاتے ہیں۔ پس کسی کام کو فضلِ الٰہی سمجھ کر کرنے والا تو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر بات برداشت کرتا ہے۔ اپنی عزت کے بجائے ''اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ'' کے الفاظ اُسے عاجزی اور انکساری پر مجبور کرتے ہیں۔

پس اگر باریکی سے جائزہ لیں تو پتہ چلے کہ ''بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18) پر عمل نہیں ہو رہا۔ کہیں نہ کہیں اور کبھی نہ کبھی اَنانیت کی رَگ پھڑک اُٹھتی ہے۔ کسی نہ کسی رنگ میں تکبر آڑے آ جاتا ہے۔ ''تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں'' سے ہم ذوقی حظّ تو اُٹھاتے ہیں۔ ہم یہ مثال تو دیتے ہیں کہ ہم اس شخص کی بیعت میں شامل ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ ''تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں'' (تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)۔ لیکن ہم آگے یہ نہیں دیکھتے کہ اُس نے اپنے ماننے والوں کو بھی یہ تعلیم دی تھی کہ اگر تمہیں مجھ سے کوئی تعلق ہے تو تم بھی یہی رویہ اپناؤ۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 28۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں فرمایا کہ مَیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے احیائے نَو کے لئے آیا ہوں (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 490۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ تو ہمارے سامنے یہ نمونہ رکھتا ہے کہ آپ کا غلام بھی کہتا ہے کہ مجھ سے کبھی آپ نے سخت الفاظ نہیں کہے، کبھی سخت بات نہیں کہی۔ اور پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب سے ایک شخص پر کپکپی طاری ہو گئی تو فرمایا ''گھبراؤ نہیں، میں کوئی جابر بادشاہ نہیں۔ مَیں تو ایک عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ باب القدید حدیث نمبر 3312)

پس یہ وہ عمل ہے جس کا عملی اظہار ہر عہدیدار کو اپنی عملی زندگیوں میں کرنے کی ضرورت ہے، ہر جماعتی کارکن کو اپنی عملی زندگی میں کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو اپنی عملی زندگیوں میں کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اگر کوئی عہدہ ملتا ہے، کوئی خدمت ملتی ہے تو ہمیشہ مسیح محمدی کے اس فرمان کو سامنے رکھنا چاہئے کہ

'میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر'

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 20)

پس جب ہم اپنی عملی حالتوں میں بیکسی، غربت اور بے ہنری کے اظہار پیدا کریں گے تو پھر ہی خدمت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اور ''شاید کہ اس سے دخل ہو دارالوصال میں'' کی امید رکھنے والے بھی ہوں گے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18) اگر یہ نہیں تو ہم دعوے کی حد تک تو بے شک درست ہوں گے کہ زمانے کے امام کو مان لیا لیکن حقیقت میں زبانِ حال سے ہم دعوے کا مذاق اُڑا رہے ہوں گے۔ کسی غیر کی دشمنی ہمیں نقصان نہیں پہنچا رہی ہو گی بلکہ خود ہمارے نفس کا دوغلا پن ہمیں رُسوا کر رہا ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس پر مستزاد ہے۔

پس خاص طور پر ہر اُس شخص کو جس کو جماعت کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عام طور پر ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کیونکہ حقِّ بیعت زبانی دعووں سے اور صرف ماننے سے ادا نہیں ہوتا بلکہ عمل کی قوت جب تک روشن نہ ہو، کچھ فائدہ نہیں۔

پس ہم اگر یہ اعلان کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے کہ کوئی بشر موت سے باہر نہیں رہا۔ اگر ہمارا یہ اعلان ہے کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نبی بھیج سکتا ہے اور آج بھی جس سے چاہے کلام کر سکتا ہے اور وحی کر سکتا ہے کیونکہ اُس کی کوئی صفت محدود اور خاص وقت کے لئے نہیں۔ اور ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور آپ کی پیروی اور محبت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر شرعی نبی کا اعزاز دے کر بھیجے گئے ہیں اور ہم نے اُن کو مانا ہے۔ اگر ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ قرآنِ کریم وہ آخری شرعی کتاب ہے جو چودہ سو سال سے اپنی اصلی حیثیت میں محفوظ چلی آ رہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اپنے ذمہ لی ہے اور کوئی دوسری شرعی کتاب آج اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں۔ جب ہم دنیا کو بتاتے ہیں کہ تم جتنا شور مچا لو کہ قرآنِ کریم اپنی اصلی حالت میں نہیں یا چند صدیاں پہلے لکھی گئی ہے۔ جیسا کہ آج کل اسلام مخالف ٹی وی پروگراموں میں اور تحریروں میں بھی یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ قرآنِ کریم نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں اترا تھا بلکہ یہ چھ سات سو سال پہلے لکھا گیا تھا تو ہم ثابت کرتے ہیں کہ تم غلط ہو۔ آج جماعت احمدیہ ان کو چیلنج کر کے دلائل سے ان کا منہ بند کرتی ہے اور ہمارے دلائل کا ہی اثر ہے کہ جس نے یہ دعویٰ کیا تھا اور ٹی وی چینل پر یہاں پروگرام بھی کیا تھا کہ قرآنِ کریم خدائی صحیفہ نہیں، اُس کو جب ہم نے مقابل پر بلایا تو اُس نے آنے سے انکار کر دیا۔

بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ کی بعثتِ ثانی کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے میں بھیجا ہے۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے والی آخری شرعی کتاب آج تک اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہے تو کیا یہ سب اور متفرق اعتقادی باتیں ہمیں ہمارا مقصد پورا کرنے میں کامیاب کر دیں گی!؟ تو جواب یہ ہے اور یقیناً یہی جواب ہے کہ ''نہیں''۔ کیونکہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کرنے کے بعد عیسیٰ کی آمدِ ثانی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے ہونی تھی، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے وجود سے ہونی تھی، اس بات کو اگر ہم وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کرتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں ہوئیں تو صرف عقیدے پر قائم ہونا فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

جب ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی مسیح موعود ہیں جس کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اور آپ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا تھا تو پھر آپ کی تعلیم کا اثر بھی ہمیں اپنے پر ظاہر کرنا ہو گا۔ ورنہ صرف عقیدہ بے معنی ہے۔

اگر ہم قرآنِ کریم کو آج تک محفوظ سمجھتے ہیں لیکن اس میں بیان احکامات جو ہماری عملی زندگی کے لئے ضروری ہیں اُن پر عمل نہیں کرتے تو قرآنِ کریم کے دفاع میں صرف ہمارا اعلان ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ یہ اعلان تبھی پُراثر ہو گا جب ہم اس تعلیم کو اپنی عملی حالتوں پر جاری کریں گے۔

پس یہ عقائد جو ہم پر عملی ذمہ داری ڈالتے ہیں اُنہیں پورا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اپنی عملی حالتوں کی درستگی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہم نے ادا کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''پس یاد رکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آ سکتی، جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عنداللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 48۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''اپنے ایمانوں کو وزن کرو''۔ ''اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔ مومن حسین ہوتا ہے''۔ ایک خوبصورت انسان ہوتا ہے۔ ''جس طرح ایک خوبصورت انسان کو معمولی اور ہلکا سا زیور بھی پہنا دیا جائے تو وہ اُسے زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے''۔ اسی طرح پر ایک ایمان دار کو اُس کا عمل نہایت خوبصورت بنا دیتا ہے۔ ''اگر وہ بدعمل ہے تو پھر کچھ بھی نہیں۔ انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اُس کو اعمال میں ایک خاص لذّت آتی ہے اور اُس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اُسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور رسول کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 249۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

پھر آپ نے فرمایا کہ:’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے سُورۃ ہُود نے بوڑھا کر دیا۔ کیونکہ اس کے حکم کے رُو سے بڑی بھاری ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو سیدھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری کرنا جہاں تک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے، ممکن ہے کہ وہ اُس کو پورا کرے لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے۔ اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور قوتِ قدسی کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس حکم کی کیسی تعمیل کی۔ صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ اُن کو ’’ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران:111)‘‘ کہا گیا اور ’’رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (المائدہ:120)‘‘ کی آواز اُن کو آ گئی۔ آپ کی زندگی میں کوئی بھی منافق مدینہ طیّبہ میں نہ رہا۔ غرض ایسی کامیابی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہوئی کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعاتِ زندگی میں نہیں ملتی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی غرض یہ تھی کہ قیل وقال ہی تک بات نہ رکھنی چاہئے۔ کیونکہ اگر نرے قیل وقال اور ریا کاری تک ہی بات ہو تو دوسرے لوگوں اور ہم میں پھر امتیاز کیا ہوگا اور دوسروں پر کیا شرف!‘‘۔ فرماتے ہیں: ’’تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اُس کو قبول کر لیں‘‘۔

اس تمہید کے بعد آپ نے پھر جماعت کو نصیحت فرمائی کہ ’’تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اُس کو قبول کر لیں کیونکہ جب تک اس میں چمک نہ ہو، کوئی اس کو قبول نہیں کرتا۔ کیا کوئی انسان میلی چیز پسند کر سکتا ہے؟ جب تک کپڑے میں ایک داغ بھی ہو، وہ اچھا نہیں لگتا۔ اسی طرح جب تک تمہاری اندرونی حالت میں صفائی اور چمک نہ ہوگی، کوئی خریدار نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص عمدہ چیز کو پسند کرتا ہے، اسی طرح جب تک تمہارے اخلاق اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں، کسی مقام تک نہیں پہنچ سکو گے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 116-115۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں اعلیٰ اخلاق اپنانے والا بنائے۔ ہمارے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کرے جس کی چمک دنیا کو ہماری طرف متوجہ کرنے والی ہو۔ پہلے سے بڑھ کر تبلیغ کے راستے کھلیں اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔

❁❁❁

نمایاں کامیابی و درخواست دُعا

مکرم مختار احمد محمود ابن مرحوم حاجی طالب حسین قمر جماعت احمدیہ بڈھانوں ضلع راجوری جموں کشمیر نے میدانِ تعلیم میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ موصوف نے حال ہی میں UGC کا NET Political Science میں امتحان برائے پروفیسر شپ و لیکچرر شپ پاس کیا ہے اور جموں یونیورسٹی سینٹر میں Top کیا ہے موصوف نے ایم اے انگلش ڈبل، ایم اے ہسٹری، اُردو پولیٹیکل سائنس اور معلم اُردو کیا ہے۔ موصوف اپنے بہتر مستقبل کیلئے دُعا کی درخواست کرتے وہیں۔

(مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

سمندروں میں دریا

مکرم منوّر احمد خالد۔ کوبلنز، جرمنی

ہستی باری تعالیٰ کی قدرتوں کا ایک ثبوت سمندروں کے اندر دریاؤں کا چلنا ہے، جو سطح سمندر پر بھی چلتے ہیں اور زیر سمندر بھی۔ یہ دریا جن کو بحری روئیں کہا جاتا ہے ہزاروں میل لمبی اور سینکڑوں میل چوڑی بھی ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر cromwell بحری رَو 250 میل یا 400 کلومیٹر چوڑی ہے۔ سطح سمندر سے 100 میٹر گہرائی میں چلتی ہے۔ 3500 میل لمبی ہے اور دریا مس سپی (missipi) سے ایک ہزار گنا زیادہ پانی لے کر چلتی ہے۔ گویا ایک ہزار دریائے missipi کے برابر ہے۔

سطح سمندر کے اُوپر چلنے والی ایک بحری رَو کی مثال ناروے چینل ہے جو ناروے کے شمال مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ چلتی ہے جس کی گہرائی 50 سے 100 میٹر ہے۔ اس بحری رَو کا درجہ حرارت 2 سے 5 ڈگری ہوتا ہے جبکہ اس کے گرد سمندر کا درجہ حرارت 6 ڈگری ہوتا ہے۔ یہ شمالی اوقیانوس نامی بحری رو سے مل جاتی ہے۔ اسی طرح ایک پرتگالی بحری رَو ہے جو جنوب مشرقی پرتگالی ساحل کے ساتھ چلتی ہے۔ یہ سست رفتار مگر گرم پانی کی رو ہے۔ سورج اور چاند کی کشش، طوفانوں کا آنا، پانی میں نمک کی کمی بیشی، درجہ حرارت کا بڑھنا گھٹنا، زمین کی گردِش اِن بحری رَوؤں کا موجب ہیں۔ یہ بحری رَوئیں جب گرم علاقوں کی طرف سے جاتی ہیں تو اپنے ساتھ گرم پانی لے جاتی ہیں اور ٹھنڈے علاقوں کے سمندروں کو سردیوں میں جہاز رانی کے قابل بنا دیتی ہیں اور ساحلی ملکوں کے درجہ حرارت میں اضافہ کر دیتی ہیں۔ اِس کی مثال یورپ کی خلیجی بحری رو ہے جو یورپی ملکوں میں اگر نہ ہوتی تو ان کے سمندر سردیوں میں یخ بستہ ہو جاتے۔

اِسی طرح جو رَوئیں ٹھنڈے علاقوں سے گرم علاقوں کی طرف چلتی ہیں وہ اپنے ساتھ ٹھنڈا پانی لے جاتی ہیں جو گرم ساحلی علاقوں کے درجہ حرارت کو انتہائی گرم سے معتدل بنا دیتی ہیں۔ اس کی مثال جزائر ہوائی ہیں کہ باوجود خطِ استوا کے قریب ہونے کے کیلیفورنیا نامی بحری رو کی وجہ سے جو ٹھنڈا پانی ساتھ لاتی ہے ان جزائر کا درجہ حرارت اردگرد کے اسی طول بلد پر واقع ملکوں کے مقابلہ میں ٹھنڈا رہتا ہے۔ ایک ایسی بھی بحری رو ہے جو چلی سے چلتی ہے اور جنوبی افریقہ کے ملک نمیبیا تک جاتی ہے۔ اب تک 59 چھوٹی بڑی بحری روئیں دریافت ہو چکی ہیں جن میں سے :

بحر اوقیانوس میں 34 بحر الکاہل میں 19

شاید اِسی وجہ سے بحر اوقیانوس کے مقابل بحر الکاہل کو کاہل کہا جاتا ہے کہ اس میں بحری روئیں کم ہیں اور یہ اتنا متحرک نہیں ہے۔ بحر ہند میں 13 جنوبی سمندر میں 3

ان بحری روؤں کے بے شمار فائدے ہیں۔ ایک تو یہ conveyor belt کا کام انجام دیتی ہیں۔ سب سے پہلا تو یہ کہ موسموں کو معتدل رکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ سرد گرم ہواؤں کو ساتھ لاتی ہیں اور پھر یہ کہ چلتے پانی میں آکسیجن کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اِس بنا پر سمندری حیات خاص طور پر مچھلیاں ان روؤں میں رہنا زیادہ پسند کرتی ہیں۔ آبی حیات ،خاص طور پر مچھلیوں کی یہ فطرت ہے کہ وہ چلتے پانی میں بار آور ہونا اور افزائش نسل کرنا زیادہ پسند کرتی ہیں۔ یہ روئیں ہی ہیں جو سمندروں کی گندگی کناروں پر لا کر پھینک دیتی ہیں کہ ان کی وجہ سے زیر پانی سمندر میں ارتعاش قائم رہتا ہے اور کھڑا پانی گدلا نہیں ہوتا جبکہ سطح سمندر پر ہوا کے تھپیڑے پانی کو متحرک رکھتے ہیں۔

جہاں جہاں سے یہ بحری روئیں گزرتی ہیں اپنے ساتھ بحری خوراک کا ذخیرہ ساتھ لے کر چلتی ہیں اس لئے ماہی گیر ان علاقوں سے مچھلیوں کے ٹرالر بھر کر لاتے ہیں۔ کبھی کبھی زلزلے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی سونامی لہریں جو نقصان کرتی ہیں وہ اپنی جگہ مگر جو فائدہ وہ سمندر کو متحرک کر کے انجام دیتی ہیں وہ اس کے نقصان کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔ گویا سمندر دوبارہ آکسیجن لے کر زندہ ہو جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں انڈونیشیا کے زلزلہ کے نتیجہ میں جو سونامی آئی تھی اس نے تھائی لینڈ، سری لنکا، انڈیا بلکہ صومالیہ تک کے سمندروں کو نئی زندگی دی۔ کیا یہ سب اتفاق اور حادثہ ہے یا کسی علیم وخبیر صانع کی صفت ہے جو ربُّ العالمین ہے اور کہتا ہے کہ خوراک کا ذمہ دار میں ہوں اس لئے اے لوگو بھوک اور افلاس کے ڈر سے اپنے بچے قتل مت کرو۔

ویسے بھی یہ مغربی اقوام تیسری دنیا کو بھوک سے ڈرا کر اُن کے بچے بند کراتی ہے کہ یہ لوگ زیادہ ہو کر ہم پر حکمرانی نہ کریں، فاتح نہ بن جائیں خود اپنے ملک میں تو یہ بچوں کی پیدائش پر انعام واکرام دیتے ہیں۔ پس وہی ہستی ہے جو ہستی باری تعالیٰ ہے جس کی قدرت نے یہ سب تخلیق کیا ہے۔

دنیاوی سمندروں کی طرح مذہب کے سمندر میں بھی جب روحانی سورج سے دُوری کی وجہ سے طلاطم نہیں رہتا تو انکا پانی بھی گدلا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ان میں بھی آکسیجن کی کمی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس وقت روحانی علماء اور مجددین اپنے اپنے علاقے اور دائرے میں اس کو متحرک کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن اپنی محدود قدرتِ قدسیہ کی وجہ سے یہاں وہاں جوار بھاٹا تو پیدا کرتے ہیں لیکن پوری طرح سمندر کو متحرک نہیں کر سکتے۔ اور پھر وہ وقت آجاتا ہے کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (روم : 42) کا نظارہ عام ہو جاتا ہے۔ ہر خشکی اور تری میں فساد اور اندھیرا چھا جاتا ہے۔ روحانی آکسیجن کی کمی کی وجہ سے مردہ کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ اس وقت ایک زبردست زلزلہ اور سونامی کی ضرورت ہوتی ہے جو تمام سمندر کو تہہ و بالا کر کے اس میں نئی آکسیجن اور زندگی پیدا کرے۔ جو بڑے زور آور حملوں اور جھٹکوں کی وجہ سے مذہبی دنیا کو اتھل پتھل کر کے ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا کرے۔ چنانچہ اس زمانے میں اس قادر وتوانا خدا نے اپنے الہام کے ذریعہ ایک سونامی پیدا کی جس نے مذہب کی دنیا میں ایک زلزلہ پیدا کر دیا۔ اسلام کو ایک نئی آکسیجن ملی اور یہ سونامی پھیلتی جا رہی ہے اور اپنے وعدے کی طرف رواں ہے کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘۔

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

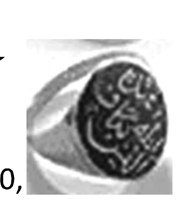
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جاپان 2013ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اخلاص ووفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے۔

(خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کے اخلاص وقربانی اور نئے مرکز کی خرید کا تذکرہ اور اہم نصائح)

پاکستان ایسا ملک ہے جہاں باقاعدہ قانون بنا کر ہماری مذہبی آزادی سلب کی گئی ہے۔ باقی جو مسلمان ممالک میں ہیں وہاں ہم آزادی سے تبلیغ نہیں کر سکتے اور اپنے عقائد کا اظہار نہیں کر سکتے۔

(جاپان کے دوسرے بڑے قومی اخبار کے جرنلسٹ کا حضور انور سے انٹرویو)

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جاپان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز۔ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور نہایت اہم ہدایات۔ ☆...... بیت الاحد کا وزٹ۔ مسجد بیت الاحد کی خرید کے لئے نمایاں مالی قربانی کی چند درخشندہ مثالیں۔ ☆...... نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جاپان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ۔ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے حضور انور کی اہم ہدایات۔ ☆...... تقریب آمین

حضور انور کے اعزاز میں منعقدہ استقبالیہ تقریب میں مختلف مذاہب اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے 117 مہمانوں کی شرکت۔

بعض معزز مہمانوں نے اپنے ایڈریسز میں جماعت کی خدمت انسانیت اور مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے اور تنازعات کے خاتمہ کے لئے کلیدی کردار ادا کرنے پر خراج تحسین پیش کی۔

❁ ... ایک خدا کی پرستش کیلئے بنائی جانے والی ہماری مسجدوں کے دروازے تمام مذاہب کے لوگوں کیلئے ہمیشہ کھلے ہیں۔ ہماری مساجد اور ہماری تعلیمات مکمل طور پر امن، پیار اور محبت سے بھری ہوئی ہیں۔ ہم تکلیف میں مبتلا تمام لوگوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہی حقیقی اسلام ہے۔

❁ ... احمدیہ مسلم جماعت کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے میں لوگوں کو اور دنیا کی قوموں کو مستقل خبردار کرتا رہا ہوں کہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم اس دور میں نفرت پھیلانے اور ایک دوسرے کے مابین کینوں کو ہوا دینے کی بجائے پیار اور محبت کا پیغام پھیلائیں۔ اگر ہم امن کے حقیقی سفیر نہ بنے تو دنیا میں ایک ناگہانی آفت آسکتی ہے۔ (استقبالیہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

❁ ... جماعت احمدیہ کے امام اور ان کی تعلیمات میں دنیا کے امن کا مرکز چھپا ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت ہمارے لئے ناقابل فراموش ہے۔

❁ ... جماعت احمدیہ ایک امید کا پیغام اور امن اور محبت کا نام ہے۔ آج ہم نے اسلام کا ایک خوبصورت چہرہ دیکھا ہے اور اس یقین پر پہنچے ہیں کہ اگر دنیا کسی ایک ہاتھ پر جمع ہو سکتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے امام کا ہاتھ ہی ہو سکتا ہے۔ (تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

08 نومبر بروز جمعۃ المبارک 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے ہوٹل کے ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ آج کا یہ مبارک دن جماعت احمدیہ جاپان کی تاریخ میں ایک تاریخی دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ جاپان کی سرزمین سے دوسری مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں Live نشر ہو رہا تھا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اسی ہوٹل میں ایک بڑا ہال حاصل کیا گیا تھا اور اسی ہال سے یہ خطبہ جمعہ ساری دنیا میں Live نشر ہو رہا تھا۔

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً سات سال کے بعد مجھے جماعت احمدیہ جاپان سے یہاں آکر مخاطب ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اس طرف قدم مارنے والی جماعتوں میں سے ہے، اخلاص ووفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ لیکن افرادِ جماعت کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی ان کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ ہم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں، ہماری تعداد میں بھی کچھ اضافہ ہوا ہے، ہماری مالی قربانیاں بھی بڑھی ہیں، ہم نے ایک نئی جگہ خرید لی ہے جو یہاں ضروریات کے لئے کئی سال کے لئے کافی ہے۔ ہم نے ایک نئی جگہ اس لئے خرید لی کہ عبادتوں کے علاوہ ہمارے دوسرے فنکشنز بھی وہاں ہو سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ نیا مرکز جو آپ نے خریدا ہے اور جماعت احمدیہ جاپان نے اس کی خرید کے لئے بڑی مالی قربانیاں بھی دی ہیں اور مالی قربانیوں کا بھی حق ادا کیا ہے لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ حقیقی حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب ہم ان باتوں کو سمجھیں اور اُن پر عمل کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کرنے کے لئے کہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقتی جذبات کے تحت بعض قربانیاں اور بعض عمل بے شک بعض اوقات نیکیوں کی طرف رغبت دلانے کا باعث بنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے اور اُن کو سمیٹنے والے بھی بن جاتے ہیں لیکن ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے والا کہتے ہیں، ہمارے مقصد حقیقت میں تب حاصل ہو سکتے ہیں جب ہم مستقل مزاجی سے اپنے ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے کی کوشش کریں۔ جب ہم جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ارشاد کے حوالہ سے **فرمایا:** یہ ہماری بہت بڑی ذمہ داری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لگائی ہے کہ ہم نے اُن مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے حاصل کئے۔ یا اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے مسلسل جان، مال اور وقت کی قربانی دی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ڈرتے ہوئے ادا کرتے رہے اللہ تعالیٰ کے حضور ڈرتے رہے اور اپنی دعائیں پیش کرتے رہے۔ کسی قربانی پر فخر نہیں کیا بلکہ یہ دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کئے تو ایسے کہ اپنی راتوں کو بھی عبادتوں سے زندہ رکھا اور اپنے دنوں کو بھی باوجود دنیاوی کاروباروں کے اور دھندوں کے یادِ خدا سے غافل نہیں ہونے دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں اپنی جماعت کے افراد کو اسی طرح ترقی کی منازل طے کرتا دیکھنا چاہتا ہوں جس سے وہ اپنے مقصدِ پیدائش کو حاصل کرکے پھر اس کے مدارج میں ترقی کرتے چلے جائیں ان کے درجے بلند ہوتے چلے جائیں، اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حاصل کرنے والے وہ بنتے چلے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میری جماعت میں ایسے لوگ ہوں جو قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر بطور گواہ ٹھہریں۔ کیا قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کی آخری اور مکمل کتاب ہے اس کی عظمت ہماری گواہی سے ہی ثابت ہوگی؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی، سب سے پیارے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اُن کی عظمت ہمارے کسی عمل کی مرہونِ منت ہے؟ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارے عملوں میں ایک انقلاب قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چل کر ظاہر ہو۔ اور اس طرح ظاہر ہو کہ دنیا کہہ سکے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگیوں میں یہ انقلاب قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پر عمل کرکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چل کر آیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی جو عبادت کرنے کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے سے ہوتی ہے اس کا حق ادا کرنے والے ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی جو ہر قسم کے خلق کی اعلیٰ مثال قائم کرنے سے ہوتی ہے۔ اُس کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جس طرح کہ مجھے رپورٹ دی گئی ہے اس میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہمارے ایک جاپانی غیر مسلم وکیل دوست نے آپ کی جو نئی جگہ خریدی گئی ہے جس کا نام ’’مسجد بیت الاحد‘‘ رکھا گیا ہے، ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے اس کے لئے مختلف مواقع پر جو بھی روکیں پیدا ہوتی رہیں ان میں انہوں نے بے لوث مدد کی اور وہ اس وجہ سے کہ جماعت کے حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے کی گئی مختلف کوششوں جو زلزلوں اور سونامی کے دوران میں کی گئیں اُن کاموں کی اُن کی نظر میں بہت اہمیت تھی۔ اور انہوں نے کہا کہ جماعت کے جاپان پر بہت احسانات ہیں جس کی وجہ سے میں یہ کام بلامعاوضہ کروں گا۔ بہرحال جماعت نے اگر کوئی کام کیا تو کسی احسان کی غرض کے لئے نہیں بلکہ اپنا فرض ادا کیا اور کرنا چاہئے۔ وہ جہاں بھی کسی کو مشکل میں دیکھیں تو انہیں خدمت کا یہ فرض ادا کرنا چاہئے۔ لیکن انہوں نے بہرحال اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا اور جماعت کی اس تھوڑی سی خدمت کو سراہتے ہوئے وہ جماعت کے قریب آئے۔ تو حقوق العباد کی ادائیگی کا یہ کام تو ہم نے کرتے رہنا ہے، چاہے کوئی ہمارے کام آئے یا نہ آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ’’مسجد بیت الاحد‘‘ جس کو انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ میں نے کہا جو معمولی قانونی تقاضے رہ گئے ہیں اُن کے پورا ہونے کے بعد مسجد کی شکل بھی دے دی جائے گی تو اس جماعت کا مزید تعارف بڑھے گا مزید قرآن کریم کی تعلیم کا تعارف کروانے کا موقع ملے گا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش بھی تھی اور آپ نے فرمایا بھی ہے کہ ان لوگوں کا اسلام کی طرف رجحان پیدا ہو رہا ہے اس لئے کہ یہ نیک فطرت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ نیک فطرت لگتے ہیں اس لئے اسلام کی طرف رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ اس لئے ان کے لئے اسلام کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے آپ نے فرمایا کہ اسلام کے تعارف پر مشتمل جاپانی زبان میں ایک کتاب بھی لکھی جائے۔ تو بہرحال اس کتاب پر بھی کام ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ لوگ جو یہاں رہنے والے ہیں اور جن کی اکثریت پاکستانیوں اور پرانے احمدیوں پر مشتمل ہے آپ کو اپنی عملی حالتوں کی طرف نظر کرنی ہوگی کہ اب پہلے سے بڑھ کر لوگ آپ کی طرف دیکھیں گے۔ ہمیں اپنے جائزے لینے ہونگے۔ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہوگا۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہو گی۔ اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہو گا اپنے اخلاق کے وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہوں گے جو جاپانی قوم کے اخلاق سے بہتر ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتے ہیں تو عاجزی شرط ہے۔ تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ عہدیدار بھی عاجزی اختیار کریں اپنے دائرے میں اور افرادِ جماعت بھی عاجزی اختیار کریں۔ غصہ کو دبانے والے ہوں۔ یہ ایک مومن کی نشانی ہے۔ اپنے عہدوں کو پورا کریں جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عہدوں کے بارے میں پوچھے گا۔ اور ہم نے اس زمانے میں جو عہدِ بیعت کیا ہے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور اسے پورا کرنے اور نبھانے کی ضرورت ہے اور یہ اس صورت میں ہو گا جب ہم ہر نیک عمل بجالانے والے ہوں گے۔ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو جماعت کا مقصد بیان فرمایا ہے اُس کے مطابق چلنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے اس کی ذمہ داری صدر جماعت اور مشنری انچارج کی ہے کہ وہ ایک باپ کا کردار ادا کرے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ اپنے عہدے کے لحاظ سے بھی، اپنے علم کے لحاظ سے بھی سب سے بڑی ذمہ داری اُسی کی ہے اور وہ اس کے لئے پوچھا جائے گا۔ لاعلمی ہو، بے علمی ہو، کم علمی ہو تو اور بات ہے، لیکن جب سب کچھ ہو اور پھر اُس پر عمل نہ ہو تو زیادہ سوال جواب ہوتے ہیں اور افرادِ جماعت میں سے بھی ہر ایک اپنے جائزے لے۔ پھر ہر جماعتی عہدیدار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ اپنے عہدوں کا حق ادا کر رہا ہے؟ کیا کہیں اس حق کے ادا نہ کرنے سے وہ جماعت میں بے چینی تو پیدا نہیں کر رہا؟ پھر ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہیں، اُن کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک اپنی امانتوں اور عہدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس حد تک تم نے ادا کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اجلاسوں اور جلسوں کے جو پروگرام ہیں وہ جاپانی زبان میں ہونے چاہئیں۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ صرف عہدیداران کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھے کی ذمہ داری ہے کہ وہ صرف عہدیداروں کی غلطیاں نکالنے پر مصروف نہ ہو جائے بلکہ اپنے جائزے لے کر اپنے آپ کو خدائے واحد و یگانہ کے ساتھ تعلق جوڑنے والا بنائے، خدائے رحمان سے تعلق جوڑ کر عبدِ رحمان بنے۔ اور اس مسجد کا حق ادا کرنے کی تیاری کریں جو انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کو ملنے والی ہے۔ اپنی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ دلانے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے، اپنی کوشش سے نہیں ہوتا۔ اُس کے لئے دعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنے کی بھی ضرورت ہے۔ عاجزی کی بھی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاحد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا: مسجد بیت الاحد کا رقبہ تقریباً تین ہزار مربع میٹر ہے اور ساٹھ فیصد حصہ مسقّف یعنی چھتا ہوا ہے۔ نماز کا ہال ہے جس میں بیک وقت پانچ سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ رہائشی کوارٹرز اور کمرے ہیں۔ تقریباً آٹھ لاکھ ڈالر میں اخراجات سمیت اس کی خرید کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہرحال جب آپ کو توجہ دلائی گئی کہ نیا مرکز خریدیں تو جماعت جاپان نے، جیسا کہ پہلے میں ذکر کر چکا ہوں، مالی قربانیاں کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جگہ خرید لی۔ چھوٹی سی جماعت ہے لیکن اس لحاظ سے لوگوں نے اللہ کے فضل سے بڑی قربانی کی ہے، بڑی بڑی رقمیں ادا کی ہیں۔ بچوں نے اپنے جیب خرچ ادا کئے۔ عورتوں نے اپنے زیور ادا کئے اور بعض نے پاکستان میں اپنے گھر بیچ کر رقمیں ادا کیں یا کوئی جائیداد بیچ کر رقم ادا کی۔ بعض نے اپنے قیمتی اور پرانے بزرگوں سے ملے ہوئے عزیز زیور بیچ کر مسجد کے لئے قیمت ادا کی۔ غرض کہ مالی قربانیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانی کرنے کی آپ نے کوشش کی اور پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سب مالی قربانیاں قبول فرمائے اور آپ لوگوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن 30 جنوری تا 6 فروری 2014ء کے ہفت روزہ بدر میں شائع ہو چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ دو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

جاپان کے دوسرے بڑے قومی اخبار کے جرنلسٹ کا حضور انور سے انٹرویو

پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لائے جہاں جاپان کے دوسرے سب سے بڑے قومی اخبار Asahi Shimbun کے جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے سے موجود تھے۔ اس اخبار کے پڑھنے والوں کی تعداد دو کروڑ سے زائد ہے۔

❁ ...... جرنلسٹ نے سوال کیا آپ کو خلیفہ بنے ہوئے دس سال ہو گئے ہیں۔ بڑی مصروف زندگی ہوگی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا، ظاہر ہے بڑی مصروف زندگی ہے۔ دنیا کے دو صد سے زائد ممالک میں جماعت قائم ہے۔ سینکڑوں ہزاروں خطوط روزانہ موصول ہوتے ہیں۔ ان جماعتوں کے پروگرام ہیں۔ منصوبے ہیں اور انتظامی معاملات ہیں ان سب کو دیکھنے اور چلانے کے لئے ایک بڑی مصروف زندگی ہے۔

❁ ...... جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ ایک سال میں، لندن میں، کتنے دن ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو دوروں پر منحصر ہے۔ اگر سال میں زیادہ دورے ہوں تو پھر لندن میں قیام کا عرصہ کم ہو جاتا ہے۔ ورنہ عام طور پر نو دس ماہ تو لندن میں گزرتے ہیں۔ اب امسال تو اس ایک دورہ میں ہی پونے دو ماہ گزر گئے ہیں۔

❁ ...... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب بھی آپ دورہ پر جاتے ہیں تو کیا میڈیا ٹیم آپ کے ساتھ جاتی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا MTA کی ٹیم ساتھ ہوتی ہے۔ ہمارا یہ 24 گھنٹے کا چینل ہے۔ جماعت کا مزاج اور عادت بن چکی ہے کہ وہ ہر جمعہ کا خطبہ سنتے ہیں۔ پھر بعض اور فنکشن اور پروگرام بھی ہوتے ہیں جو Cover کرنے ہوتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جہاں جماعتیں بڑی ہیں اور وہاں MTA کی فعال ٹیمیں ہیں تو ایسے ممالک میں ساتھ سفر کرنے والوں کی تعداد کم ہوتی ہے اور جہاں ایسا نہیں ہے تو وہاں زیادہ عملہ ہوتا ہے۔

❁ ...... جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ 200 سے زائد ممالک میں آپ کے ماننے والے ہیں تو سیاسی یا اقتصادی لحاظ سے سب سے زیادہ مشکلات کا شکار کونسا علاقہ ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہمارا سیاسی لحاظ سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم سیاسی جماعت نہیں ہیں۔ جہاں تک مذہب کے لحاظ سے تکالیف اور مشکلات کا تعلق ہے اور ہمارے خلاف پرسی کیوشن (Persecution) ہو رہی ہے تو پاکستان ایسا ملک ہے جہاں باقاعدہ قانون بنا کر ہماری مذہبی آزادی سلب کی گئی ہے۔ باقی جو مسلمان ممالک میں ہیں وہاں ہم آزادی سے تبلیغ نہیں کر سکتے اور اپنے عقائد کا اظہار نہیں کر سکتے۔ باقی احمدی ہر ملک میں، اس ملک کی اقتصادی حالت کے لحاظ سے مقابلتاً بہتر حالت میں ہی ہیں۔

❁ ...... جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ خلیفہ کی حیثیت سے آپ کا جاپان کی جماعت کے بارہ میں کیا تأثر ہے؟ حضور انور نے فرمایا جس طرح دنیا کی باقی جماعتیں ہیں اسی طرح جماعت جاپان بھی اخلاص و وفا میں آگے ہے۔ قربانی کرنے والی جماعت ہے، انہوں نے اپنا سینٹر خریدا ہے۔ خلافت سے وفا کا تعلق قائم ہے۔ جس طرح دنیا کی دوسری جماعتوں میں ہے۔

❁ ...... ربوہ کے حوالہ سے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب لوگ ربوہ سے باہر کے ملک میں آجاتے ہیں تو کیا دوبارہ وہاں جا سکتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ربوہ ہو یا پاکستان کا کوئی شہر ہو ہر جگہ تکلیف کا سامنا ہے۔ ربوہ میں بھی تکلیف اور مشکلات کا سامنا ہے۔ یہاں 95 فیصد آبادی احمدیوں کی ہے لیکن ایڈمنسٹریشن حکومت کی ہے اور یہ لوگ جماعت کے خلاف ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض لوگ ایسے ہیں جو سخت حالات کی وجہ سے تکالیف برداشت نہیں کر سکتے وہ ربوہ سے یا ملک کے دوسرے شہروں سے باہر چلے جاتے ہیں اور دوسرے ممالک میں جا کر اسائلم کر لیتے ہیں اور جب ان کو ان ممالک کی شہریت مل جاتی ہے تو پھر موقع کی مناسبت سے چند دنوں کے لئے چلے جاتے ہیں لیکن وہاں جا کر رہتے نہیں کیونکہ وہ وہاں کے سخت مخالفانہ حالات کی وجہ سے ٹارگٹ ہوتے ہیں اس لئے کچھ عرصہ قیام کر کے واپس آجاتے ہیں۔

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-1652 2243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-8468 , 2237-0471

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ٦)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

لیکن جو لوگ مشکلات اور تکالیف برداشت کر سکتے ہیں وہ وہاں ہی رہتے ہیں اور باہر نہیں آتے اور تکالیف برداشت کرتے ہوئے وہاں وقت گزار رہے ہیں۔

❁...... ربوہ کی آبادی کے بارہ میں جرنلسٹ نے دریافت کیا۔ تو حضور انور نے فرمایا پچاس ہزار کے قریب ہوگی۔

❁...... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ربوہ کے بارہ میں بتائیں کہ کیا جب وہاں یہ شہر آباد کیا گیا تو یہ ویران اور بے آباد جگہ تھی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: خالی اور متروک جگہ تھی۔ حکومت نے اسے چھوڑا ہوا تھا۔ یہاں پانی نہیں ملتا تھا۔ جماعت کو مرکز تلاش کرنے کے لئے جگہ کی تلاش تھی ۔ یہ جگہ دیکھی گئی تو پسند آئی۔ حضرت مصلح موعودؓ اس زمین پر پھر رہے تھے تو ایک موقع پر اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ یہاں پانی ہے۔ چنانچہ وہاں بور(Bore) کیا گیا اور میٹھا پانی نکل آیا۔ اس سے قبل مختلف جگہ بور کئے گئے تھے لیکن کچھ نہ نکلا تھا۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو الہاماً بتایا تھا کہ یہاں پانی ہے۔ اس کے الفاظ اس طرح تھے۔

”جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہادیا۔“
(الفضل 18 راگست 1949ء صفحہ 5)

❁...... جرنلسٹ نے حضور انور سے دریافت کیا کہ کیا آپ بھی ربوہ جاتے رہتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا جب سے اپنی موجودہ اس پوزیشن میں ہوں مَیں ربوہ جا نہیں سکتا۔ ہاں جب اس پوزیشن میں نہیں تھا تو میں ربوہ میں ہی رہتا تھا۔ بڑے سخت حالات میں رہتا تھا۔ مجھے وہاں رہنے کے دوران جیل بھی جانا پڑا۔ اب اس وجہ سے نہیں جا سکتا کہ وہاں قیام کر کے اپنے فرائض منصبی ادا نہیں کر سکتا۔ خطبہ جمعہ نہیں دے سکتا۔ خطاب نہیں کر سکتا اپنے عقائد اور مذہب پر عمل نہیں کر سکتا۔ کام نہیں کر سکتا اور جماعت کی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ خلیفہ بت بن کر تو نہیں بیٹھ سکتا اس لئے جب سے اس پوزیشن میں ہوں گزشتہ دس سال سے ربوہ نہیں گیا۔

❁...... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا ربوہ احمدیوں کے لئے مقدس جگہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا! جو مکہ کا مقام ہے وہ دنیا میں اور کسی جگہ کا نہیں ہے۔ مکہ میں خانہ کعبہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا پہلا گھر ہے۔ جس کا قرآن کریم نے ذکر کیا ہے اور اس کا حج کیا جاتا ہے۔ اس لئے مکّہ ایک مقدس جگہ ہے اور اس کا مقام کسی بھی دوسری جگہ کو نہیں مل سکتا۔

اسی طرح مدینہ کا بھی اپنا ایک مقام ہے وہاں مسجد نبوی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار مبارک ہے اور یہ مقدس جگہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا قادیان کی ایک اپنی اہمیت اس لئے ہے کہ وہاں مسیح موعود اور مہدی کا نزول ہوا۔ پھر 1947ء میں پارٹیشن کے بعد ہجرت ہوئی اور ربوہ مرکز بنا تو اس کی اپنی ایک یہ اہمیت ہے کہ یہ جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ پس جہاں تک تقدس کا سوال ہے وہ مکّہ کا ہی ہے جو ربوہ کو نہ حاصل ہوا اور نہ کبھی حاصل ہوگا۔ مکّہ کا اپنا ہی مقام ہے اور مدینہ کا بھی اپنا ہی مقام ہے۔

❁...... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ایسے لوگوں کی اکثریت ہوگی جو ربوہ کبھی نہیں گئے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا اس وقت خلیفۃ المسیح ربوہ میں موجود نہیں ہیں اس لئے لوگوں کی ربوہ جانے کی طرف زیادہ توجہ نہیں ہے بلکہ لندن آنے کی طرف زیادہ دلچسپی ہے کیونکہ خلیفہ وقت لندن میں موجود ہے۔ باقی لوگ قادیان اس لئے جاتے ہیں کہ وہاں حضرت اقدس مسیح موعود کے بعض مقدس مقامات ہیں اور آپ کا مزار مبارک بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: وہاں پاکستان میں مختلف شہروں میں آباد احمدیوں کو یہ دلچسپی ہوسکتی ہے کہ وہ ربوہ جائیں اور مختلف شہروں سے لوگ کثرت سے ربوہ جاتے بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا دنیا میں کروڑہا احمدی ایسے ہیں جو کبھی بھی ربوہ نہیں گئے۔ حضور انور نے فرمایا لندن میں رہنے کی وجہ یہ ہے کہ لندن کی حیثیت ایسی ہے کہ وہ ساری دنیا کا مرکز ہے جہاں سے دنیا کے بہت سے علاقوں میں آیا جایا جا سکتا ہے اور یہاں سے دنیا کے مختلف ممالک میں انتظامی امور کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور مختلف ممالک سے وقت کا فرق بھی ایسا ہے کہ کہیں بھی رابطہ کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔

حضور انور نے فرمایا: اگر کبھی ضرورت ہوئی تو جاپان، انڈونیشیا اور آسٹریلیا بھی مرکز بن سکتا ہے۔

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرنلسٹ سے دریافت فرمایا کہ اگر میں جاپان میں مرکز بنانا چاہوں تو کیا جاپان گورنمنٹ مجھے وہ تمام ضروریات اور سہولیات دے دے گی جو مجھے لندن میں مہیا ہیں۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ یہ ہماری بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم مذہب کے بارہ میں اس طرح کوئی احساس نہیں رکھتے بلکہ اپنی سیاست میں ہی گھرے ہوئے ہیں۔

❁...... جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حضور جاپان میں پہلی مسجد کے بارہ میں کچھ فرمائیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کل یہاں ایک فنکشن ہے اس میں اظہار خیال کروں گا۔ مسجد ایک ایسی جگہ ہے جہاں خدا کی عبادت کی جاتی ہے اور خدا کی مخلوق کی بھلائی کے لئے پلاننگ کی جائے اور ایسے کاموں اور پروگراموں کی منصوبہ بندی کی جائے جن سے مخلوق خدا کا بھلا ہو اور ایسے کام جو انسان کو دکھ دینے والے ہیں اور نقصان پہنچانے والے ہیں ان کی نفی کرنے کی اور ان کو ختم کرنے کی پلاننگ کی جائے۔

❁...... جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ اگر پاکستان کی حکومت جماعت کو قبول کرتی ہے اور اس کا رویہ تبدیل ہوتا ہے تو کیا آپ واپس پاکستان چلے جائیں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر حالات بالکل درست ہو جائیں تو یہ مرکز وہاں جا سکتا ہے اور یہ ہوسکتا ہے کہ خلیفۂ وقت کچھ عرصہ پاکستان میں رہے اور زیادہ عرصہ دوسرے ملک میں رہے جہاں سے ساری دنیا میں رابطہ اور تعلق آسان ہے۔ بہرحال پاکستان میں مرکز قائم ہو جائے گا۔

❁...... جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرے دو بچے ہیں۔ دونوں شادی شدہ ہیں۔ بیٹی کے آگے دو بچے ہیں ایک بیٹا اور بیٹی۔ اور بیٹے کے آگے ایک بیٹا ہے۔ یہ بچے بھی لندن میں ہیں اور اللہ کے فضل سے جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اہلیہ محترمہ بھی اس سفر میں ساتھ ہیں۔

❁...... حضور انور نے جرنلسٹ سے دریافت فرمایا کہ ربوہ کے بارہ میں آپ نے بہت سے سوالات کئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر جرنلسٹ نے جواب دیا جو لوگ اپنے وطن سے دور ہو جاتے ہیں اور وہاں جانا ان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ میرے ان کے بارہ میں خاص جذبات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ربوہ پاکستان کے بنانے میں احمدیوں کا خون شامل ہے۔ ہمیں اس مٹی سے محبت ہے۔ ہم وہاں سے نکلے ہیں تو مجبوری سے نکلے ہیں۔ جو احمدی وہاں رہتے ہیں تو اس لئے رہتے ہیں کہ ان کو اس مٹی سے محبت ہے۔ وہ مشکلات کے باوجود قربانی کر کے رہتے ہیں۔

انٹرویو کا یہ پروگرام چھ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جاپان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جاپان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے مجلس عاملہ کے قائدین کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمام قائدین کو داڑھی رکھنی چاہئے۔ جوانی کی عمر بغیر داڑھی کے گزرنی تھی گزر گئی۔ اب داڑھی رکھنی چاہئے۔

قائد عمومی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری دو مجالس ہیں اور انصار کی تعداد 44 ہے۔ 26 انصار ناگویا میں ہیں اور 18 ٹوکیو میں ہیں ۔ صدر انصار اللہ نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ دونوں مجالس کے زعماء تعاون کرتے ہیں اور ہمیں رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔

قائد تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ سارے سال کا انصار کا کیا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ قائد تعلیم نے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ”نشان آسمانی“ مطالعہ کے لئے مقرر کی ہے۔ حضور انور نے فرمایا پہلے اپنی ساری نیشنل عاملہ کو پڑھائیں ۔ پھر دونوں مجالس کی عاملہ کو بھی پڑھائیں اور باقی انصار کو بھی پڑھائیں۔

قائد تعلیم نے بتایا کہ ہم نے ماہانہ اجلاس میں یہ رکھا ہوا ہے کہ یہ کتاب وہاں پڑھی جائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اپنے ماہانہ اجلاس میں تو ایک دو صفحے پڑھ لیں گے۔ سال میں بارہ پندرہ صفحے ہو جائیں گے تو اس طرح کتاب تو ختم نہیں ہوگی۔ اس لئے اسے باقاعدہ اپنے مطالعہ میں رکھیں۔

قائد تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تبلیغ کے لئے کیا ٹارگٹ مقرر کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ ان کا مزاج دیکھیں کہ کس حد تک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ یہاں کچھ نہ کچھ حد تک خدا کا تصور موجود ہے اور ان لوگوں میں اسلام کے بارہ میں تجسس بڑھ رہا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوئی تھی ۔ پھر ہٹ گئی ۔ اس کے بعد پھر ہوئی اور پھر ہٹ گئی ۔ اس طرح دور آتے رہتے ہیں۔ اب پھر ان لوگوں کی اسلام کی طرف توجہ ہے تو ان کے مزاج کے مطابق لٹریچر تیار کریں اور ان میں تبلیغ کا پروگرام بنائیں۔

قائد تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ انصار کو توجہ دلائیں کہ اپنے بچوں کی نگرانی رکھیں۔ بچے باقاعدہ نمازیں پڑھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ نماز فجر بھی باقاعدگی سے ادا کریں۔ بعض دفعہ وقت پر ادا نہیں ہوتی تو جب بھی جاگ آتی ہے اسی وقت ادا کریں اور سب دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں ۔ اپنی اولاد کے لئے دعائیں کریں ۔ زور بازو سے کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ جو کام ہوں گے وہ دعاؤں کے ساتھ ہی ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: جب خدام سے انصار میں جاتے ہیں تو اسی طرح مستعدی سے کام کرنا چاہئے جس طرح خدام میں کرتے رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ جب خادم ہوتے ہیں تو بہت مستعد ہوتے ہیں اور جونہی 40 سال سے اوپر انصار میں جاتے ہیں تو سست ہو جاتے ہیں ۔ جائزہ لیں کہ ایسا کیوں ہے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت اپنے پروگرام بنائے گی اور انصار اپنے پروگرام بنائیں ۔ Active اور مستعد ہوں اور اپنے آپ کو آرگنائز کریں۔

قائد ایثار سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس سال کیا کام کیا ہے؟ جس کے جواب میں موصوف نے بتایا کہ یہاں ناگویا کی مسجد میں ہم نے ڈیڑھ ماہ کام کیا اور وقار عمل کیا۔ اسی طرح ٹوکیو میں بھی وقار عمل کیا اور لوکل سطح پر بھی ہم مدد کرتے ہیں۔

صف دوم کے نائب صدر سے حضو رانور نے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

دریافت فرمایا کہ انصار کے لئے سائیکل سفر کا پروگرام بنایا ہے۔ جس پر نائب صدر نے بتایا کہ ہم نے پیدل سفر کا پروگرام بنایا تھا جس میں سو فیصد انصار شامل ہوئے تھے۔ بعضوں نے پانچ کلومیٹر سفر کیا اور بعضوں نے سات کلومیٹر کا سفر مکمل کیا۔ ہم نے اس پروگرام کا آغاز تہجد کے ساتھ کیا تھا اور ایک علاقہ مخصوص کر کے وہاں یہ پیدل سفر کیا تھا۔

میٹنگ کے آخر پر نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مجلس عاملہ انصار اللہ کی یہ میٹنگ چھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جاپان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جاپان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے صدر لجنہ سے مجلس شوریٰ کی تجویز، اس پر سفارشات اور ان سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر صدر صاحبہ نے بتایا کہ رپورٹ دس روز قبل بھجوائی جا چکی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے ادھر آنا ہی تھا تو ادھر ہی دے دیتیں۔ رپورٹ کی کاپی حضور انور کی خدمت میں پیش ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رپورٹ کا جائزہ لینے کے بعد فرمایا کہ واقفین نو اور واقفات نو کا سلیبس تو مرکز سے تیار ہوتا ہے اور بنا ہوا ہے۔ آپ واقفات نو کو یہ سلیبس پڑھانے کے سلسلہ میں جماعت کی مدد کریں۔ باقی اس سلیبس کے مطابق عمل کروانا نیشنل سیکرٹری وقف نو کا کام ہے آپ ان کی مدد کریں اور اپنی توجہ نومبایعات، ناصرات اور لجنہ کی تعلیم و تربیت کی طرف دیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: شوریٰ میں جاپانی ممبرات کو جو شکایت پیدا ہوئی تھی وہ کیا تھی۔ اس پر صدر صاحبہ نے بتایا کہ ''تجویز'' میں حضور انور کے خطبہ جمعہ کا حوالہ دے کر لائحہ عمل ترتیب دینے کی بات ہو رہی تھی تو اس پر جاپانی ممبرات گھبرا رہی تھیں کہ خطبہ کا مضمون اور ترجمہ ہمارے ذہن میں نہیں ہے۔ ہماری ایک ممبر کو اردو انگریزی اور جاپانی زبان پر عبور ہے وہ خطبات کے خلاصہ کا ترجمہ کرتی ہیں۔ انہوں نے ترجمہ کیا تھا اور جاپانی ممبرات کو جب سمجھایا گیا تو ان کو سمجھ آ گئی تھی تو اس طرح باہمی مشورہ سے سارا لائحہ عمل طے ہوا تھا۔

حضور انور کی خدمت میں جب ایک سال کے خطبات کے خلاصہ جات کا جاپانی ترجمہ پیش کیا گیا جو اس لجنہ ممبر نے کیا تھا تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ خطبہ کا خلاصہ بھی خود ہی نکالا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ الفضل والا خلاصہ نہ لیا کریں بلکہ مرکز سے انگریزی زبان میں آپ کو جو خلاصہ بھجوایا جاتا ہے اس کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا کریں۔ اپنے مربی صاحب، صدر صاحب سے یہ خلاصہ لے لیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے **سیکرٹری تبلیغ** سے بیعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا آج جو بیعت ہوئی ہے کیا وہ شادی کر کے شامل ہوئی ہے؟ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نئی شامل ہونے والیوں کو سنبھالنا آپ کا کام ہے۔ ان کی تربیت اس طرح کریں کہ اگر رشتے ٹوٹ بھی جائیں تو لڑکیاں قائم رہیں اور جماعت کو نہ چھوڑیں۔

حضور انور نے بعض ممالک کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ کئی جماعتوں میں ایسا ہوا ہے کہ شادیاں کر کے دیگر مذاہب سے جماعت میں شامل ہوئیں۔ بعد میں اختلافات ہو کر خاوندوں سے علیحدگیاں ہوئیں مگر انہوں نے جماعت کو نہیں چھوڑا۔

حضور انور کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ یہاں پر خاوندوں کے مزاج اور گھر کے ماحول سے بدل ہو جاتی ہیں اور پھر دُور ہو جاتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا خاوندوں کی اصلاح کی کوشش کریں اور صدر جماعت کو لکھیں۔ حکمت و دانائی کے ساتھ سمجھائیں۔

سیکرٹری تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ سال میں کتنے امتحان لیتی ہیں۔ جس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ سہ ماہی میں تقریباً تین ہوتے ہیں۔ نصاب میں جو کتب شامل ہیں اس بارہ میں موصوفہ نے بتایا کہ الوصیت، کشتی نوح اور اسلامی اصول کی فلاسفی رکھی گئی ہیں۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اتنی زیادہ کتابوں کو رکھنے کی بجائے ایک چھوٹی کتاب ''ہماری تعلیم'' کی طرح رکھیں اور اس کے معین صفحات مخصوص کر کے اچھی طرح سمجھائیں اور عمل کروائیں۔ عملی طور پر کام ہونا چاہئے۔ یہی کافی ہے۔

سیکرٹری تربیت نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تربیت کے سیمینارز اور مختلف عناوین پر تربیتی کلاسز کروائی جا رہی ہیں۔ جس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جاپانی ممبرات کی کتنی حاضری ہوتی ہے اور کتنی ہیں جو رابطے میں نہیں ہیں۔ حضور انور نے یہ بھی دریافت فرمایا کہ اجلاسات کس زبان میں ہوتے ہیں۔ اس پر صدر صاحبہ نے جواب دیا کہ چونکہ ٹوکیو میں جاپانی ممبرات کی تعداد زیادہ ہے وہاں جاپانی زبان میں منعقد ہوتے ہیں اور ناگویا میں مضامین کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اجلاسات جاپانی زبان میں کروایا کریں اور جن کو جاپانی زبان نہیں آتی ان کے لئے مضامین اردو میں ترجمہ کر لیا کریں اور اجلاسات جاپانی زبان میں ہی ہوں۔

سیکرٹری نومبایعات سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی نومبایعات ہیں اور آپ کی کارکردگی کی کیا رپورٹ ہے؟ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ نومبایعات کو قاعدہ یسرنا القرآن اور نماز وغیرہ سکھائی جا رہی ہے اور قرآن مجید بھی پڑھایا جا رہا ہے۔ انٹرنیٹ پر کلاس لی جاتی ہے اور دینی معلومات کے سوال و جواب بھی ہوتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو رابطے میں نہیں ہیں ان کو واپس لائیں اور سمجھانے کی کوشش کریں۔ جب ان کو نظام سمجھ آ جائے گا تو شکایت بھی نہیں ہو گی۔ مستقل مزاجی سے سمجھائیں اور رابطہ کرتے رہیں۔ ایک بار منع کریں گی۔ دو بار منع کریں گی۔ دس بار منع کریں گی مگر آپ پیچھا نہ چھوڑیں۔ آخر وہ آپ کی بات سنیں گی آپ کو اس کا ثواب ملے گا۔ گناہ تو نہیں ہو گا۔ جماعت سے اگر دوڑانا ہو تو بہت آسان ہے، لے کر آنا مشکل ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ خود انکار کر دیں کہ ہم سے رابطہ نہ کرو۔

سیکرٹری تعلیم صاحبہ نے عرض کیا کہ ایک جاپانی ممبر، راز داری کے ساتھ ان کے رابطہ میں ہیں۔ مگر کھل کر ملنا نہیں چاہتیں اور سامنے نہیں آنا چاہتیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ پیار سے آہستہ آہستہ لائیں۔ سامنے نہیں آنا چاہتیں تو آپ نے چھوڑ نہیں دینا۔ ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔

سیکرٹری مال نے استفسار کیا کہ اگر کوئی ممبر یہاں رہے اور چندہ یہاں نہ دے بلکہ پاکستان دینے پر اصرار کرے تو کیا کریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا جس جماعت میں شامل ہیں وہاں چندہ دینا چاہئے۔ اگر نہیں دے رہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ان کو شکایتیں ہیں۔ جہاں کمائی کریں وہیں چندہ دینے کا اصول ہے۔ ایسی ممبرات کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کا کام کوشش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذَکِّر کا حکم دیا ہے۔ یعنی نصیحت کرتے رہو۔ آپ ایسی ممبرات سے جو یہاں رہ کر چندہ یہاں نہیں دینا چاہتیں، یہ کہیں کہ خلیفہ وقت سے اجازت لو، ہم تو اجازت نہیں دے سکتے۔

حضور انور نے فرمایا: بہت صبر اور حوصلے سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ نفس کو مارنا بہت مشکل کام ہے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ جو ممبر چھ ماہ پاکستان اور چھ ماہ بیرون پاکستان رہیں وہ چندہ کی ادائیگی کے بارہ میں کیا کریں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ چھ ماہ پاکستان میں دے دیں اور باقی کا یہاں دے دیں۔ خاوندوں سے ہی خرچ لیتی ہیں۔ ان کی اپنی کمائی تو نہیں ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جاپان کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجے تک جاری رہی۔

''بیت الاحد'' کا وزٹ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق سات بج کر بیس منٹ پر جماعت جاپان کے نئے سنٹر کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس نئے سنٹر میں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور اس عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔

یہ عمارت کنکریٹ کی بنی ہوئی ہے اور صرف 19 سال پرانی ہے اور گیم سینٹر کے طور پر استعمال ہونے کی وجہ سے ساؤنڈ پروف ہے اور قبلہ رخ ہے۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ تقریباً تین ہزار مربع میٹر ہے اور ساٹھ فیصد حصہ مسقّف یعنی چھتا ہوا ہے۔ جو نماز کا ہال ہے اس میں پانچ صد نمازی، نماز ادا کر سکتے ہیں۔ دوسری منزل پر رہائشی حصہ بھی ہے اور کچھ کمرے علیحدہ بھی بنے ہوئے ہیں جو بطور دفاتر استعمال ہو سکتے ہیں۔ یہ عمارت قریباً آٹھ لاکھ ڈالر میں خریدی گئی ہے اس عمارت میں بعض تبدیلیوں کے ساتھ باقاعدہ مسجد تعمیر ہو گی۔ اس مسجد کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاحد'' رکھا ہے۔

اس عمارت کے معائنہ کے وقت Mr & Mrs. Tamiya بھی موجود تھے۔ یہ دونوں میاں بیوی آرکیٹیکٹ ہیں اور ان دونوں نے مسجد کی رجسٹریشن کے حوالہ سے غیر معمولی تعاون کیا ہے۔

حضور انور نے مسجد کے نقشہ جات دیکھے اور مسجد کے نقشہ اور Renovation پلان کے بارہ میں گفتگو فرمائی اور موقع پر بعض ہدایات فرمائیں۔

بعد ازاں آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

بعد ازاں مکرم انیس احمد ندیم صاحب مبلغ انچارج جاپان نے حضور انور کی اجازت سے ایک نکاح کا اعلان کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ عمارت کی بالائی منزل پر تشریف لے گئے اور اوپر کے حصہ کا معائنہ فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔

جماعت جاپان نے شام کے کھانے کے لئے باربی کیو کا انتظام کیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی اور آخر پر دعا کروائی۔

امریکہ سے مکرم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب اور ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب جاپان آئے ہوئے تھے۔ ان دونوں احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے جماعتی کچن میں تشریف لے گئے اور کارکنان سے گفتگو فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نچلی منزل پر تشریف لے آئے اور یہاں کچھ دیر قیام فرمایا۔ اس دوران نیشنل صدر جاپان و مبلغ انچارج صاحب کو مسجد کے محراب اور دیگر امور کے بارہ میں ہدایات دیں۔

ایک امریکن احمدی دوست اپنے کام کے سلسلہ میں جاپان شفٹ ہوئے ہیں۔ موصوف نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور لاس اینجلس میں اپنی ملاقات کا ذکر حضور انور سے کیا۔

آج زیر تبلیغ جاپانی خواتین بھی مدعو تھیں اور حضرت

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)
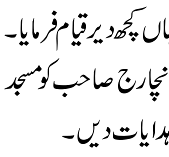
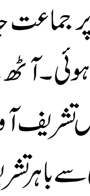

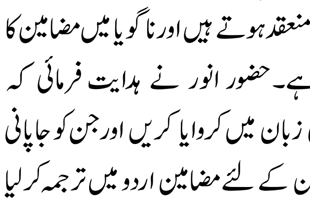
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔ان خواتین نے بھی حضورانور کی زیارت کی۔حضورانور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔فائزہ انیس صاحبہ نائب صدر لجنہ نے ان کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ Shimosato صاحبہ عربی جانتی ہیں اور Story Teller ہیں۔ نیز تاریخ اسلام کا مطالعہ کر رہی ہیں اور جماعت کے پروگراموں اور سیمینارز وغیرہ میں تعاون کرتی ہیں۔اس پر حضورانور نے فرمایا کہ تاریخ اسلام کے بارہ میں جماعت کو لٹریچر کی ضرورت ہے۔ان سے تعاون لیں۔ ایک Mrs. Hadano صاحبہ تھیں جو ایک NGO کی سربراہ ہیں جو اسائلم سیکرز کو مدد فراہم کرتی ہیں۔ بعدازاں پروگرام کے مطابق ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں سے واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

مسجد بیت الأحد کی خرید کے لئے نمایاں مالی قربانی کی چند درخشندہ مثالیں

جماعت احمدیہ جاپان کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اس نئے سینٹر کی خرید اور یہاں پر ’’مسجد بیت الاحد‘‘ کی تکمیل کے لئے غیر معمولی مالی قربانی کی توفیق ملی ہے جس کا ذکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں بھی فرمایا ہے۔

بعض احباب نے فوری طور پر پچاس پچاس ہزار ڈالرز سے زائد کے وعدے کئے اور ادائیگی بھی کردی۔

ایک دوست نے پاکستان میں اپنا گھر فروخت کر کے بیس ہزار ڈالرز کی رقم مسجد فنڈ میں ادا کردی۔صرف اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ایک روز مبلغ سلسلہ اور مسجد فنڈ کے محصل کو اپنے گھر لے گئے اور عرض کیا کہ میرے گھر کا تمام سازو سامان اللہ کے گھر کے لئے پیش ہے آپ چاہیں تو سامان لے جائیں اور چاہیں تو قیمت لگوا کر مجھے بتادیں۔

ایک بے روزگار احمدی نوجوان نے فوری طور پر ڈیڑھ لاکھ ین کے قریب رقم پیش کردی اور ان کی اہلیہ نے شادی کے زیورات میں سے تین سیٹ مسجد کے لئے پیش کردیئے۔

ایک نوجوان طالب علم جنہیں پارٹ ٹائم جاب کے طور پر ہر ماہ 80 ہزار ین ملتے ہیں۔اس میں سے ہر ماہ پچاس ہزار ین مسجد کے لئے پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔

ایک احمدی دوست کو مسجد کی تحریک کی گئی تو انہوں نے کہا کہ ابھی میرے ساتھ گھر چلیں جو کچھ حاضر ہے وہ پیش کردوں گا۔ چنانچہ مسجد فنڈ کے محصل ایک دوست کے ساتھ ان کے گھر گئے تو ان کی اہلیہ نے جو جاپانی احمدی ہیں مختلف ڈبے لا کر ان کے سامنے پیش کردیئے اور اس رقم کی مالیت دس ہزار ڈالرز کے قریب تھی۔

ایک دوست اور ان کی فیملی کا پاکستان جانے کا پروگرام تھا۔ یہ نوجوان بے روزگار ہیں اور گورنمنٹ سے ملنے والی امداد پر گزارہ کرتے ہیں۔لیکن انہوں نے کئی سال سے پاکستان جانے کے لئے جمع کی گئی رقم اللہ تعالیٰ کے گھر کے لئے پیش کردی۔

ایک اور دوست نے بھی اپنا اور فیملی کا پاکستان جانے کا پروگرام منسوخ کر کے سفر کے لئے رکھی جانے والی دس ہزار ڈالرز کی رقم مسجد کے لئے پیش کردی۔

بچوں اور خواتین نے اپنے عزیز زیورات پیش کر کے مسجد کی تحریک میں حصہ لیا۔

ایک خاتون نے اپنے زیورات میں سے سب سے عزیز زیورات مسجد کے لئے پیش کردیئے جو انہیں اپنی والدہ اور انہیں ان کی والدہ کی طرف سے ملے تھے۔

ایک بیوہ عورت نے زیور کا نیا سیٹ مسجد کے لئے پیش کردیا یہ سیٹ انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی کے لئے خریدا تھا۔

احمدی خواتین نے اپنے زیورات مسجد کے لئے پیش کر کے نہایت اعلیٰ مثال قائم کی۔’’مسجد بیت الاحد‘‘ جاپان کے لئے اب تک ایک ہزار گرام کے قریب سونا پیش کیا جاچکا ہے۔بعض خواتین نے تو اپنا سارا زیور قربان کردیا۔ایک احمدی بہن نے سونے کی 24 چوڑیاں پیش کر کے مسجد بیت الاحد کی تعمیر میں حصہ لیا۔

بچوں نے اپنے جیب خرچ کے طور پر اکٹھی کی ہوئی رقمیں اللہ تعالیٰ کے گھر کے لئے پیش کر کے اس مبارک تحریک میں حصہ لیا۔ بچوں میں سے ایک بچی نے مختلف کرنسیوں کی صورت میں جمع کی ہوئی رقم قریباً نو ہزار ڈالرز پیش کر کے مسجد کی قربانی میں حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت جاپان نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں غیر معمولی قربانی کی توفیق پائی ہے اور سات لاکھ ڈالرز سے زائد رقم وہ جمع کر چکے ہیں اور ابھی مالی قربانی کا یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے اس کی بہترین جزا ان کو عطا فرمائے۔آمین

09 رنومبر بروز ہفتہ 2013ء

(حصہ اوّل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے ہوٹل کے ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جاپان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا بارہ بجے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جاپان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔

صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے بتایا: ہماری دو مجالس ہیں ایک ناگویا اور دوسری ٹوکیو چونکہ خدام کی تعداد کم ہے اس لئے مجلس عاملہ میں بھی زیادہ عہدے نہیں ہیں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے اطفال کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔جس پر موصوف نے بتایا کہ پندرہ اطفال ہیں۔جن میں سے نصف جاپانی ہیں۔حضور انور نے فرمایا ان پندرہ کے علاوہ اور بھی ہیں ان کو بھی اپنی تجنید میں شامل کرو۔ اور **ان سب کو وقف نو کا سلیبس پڑھاؤ۔سب اطفال یہ سلیبس پڑھیں پھر ان کا امتحان بھی ہو۔**

مہتمم مال سے حضور انور نے خدام کے چندہ اور سالانہ بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فی کس آمد کا جائزہ لے کر ہدایت فرمائی کہ بجٹ مزید بڑھانے کی گنجائش موجود ہے۔

اجتماعات کے بارہ میں حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ جاپان میں تینوں ذیلی تنظیموں کے اجتماع ایک ہی دنوں میں ہوتے ہیں۔تینوں ذیلی تنظیمیں اپنی علیحدہ علیحدہ جگہ حاصل کر لیتی ہیں۔ اس طرح اجتماعات کے لئے ایک ہی دن رکھا گیا ہے۔

مہتمم تعلیم اور **مہتمم تربیت** سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے اپنا کیا پروگرام بنایا ہے۔فرمایا مہتمم تعلیم کا کام ہے کہ وہ خدام کے لئے اپنا پلان تیار کرے۔اطفال کے لئے نہیں۔مہتمم اطفال کا کام ہے کہ وہ اپنی عاملہ بنائے اور پھر سیکرٹری تعلیم اطفال کے لئے نصاب پڑھانے کا پروگرام بنائے۔

حضور انور نے مہتمم تعلیم کو فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب اپنے نصاب میں رکھیں اردو اور انگریزی میں ہو۔جس کا جاپانی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے وہ جاپانی جاننے والوں کے لئے رکھی جا سکتی ہے پھر اس کا امتحان بھی لیں۔اگر کتاب بڑی ہے تو اس کو مختلف حصوں میں تقسیم کرلیں۔

حضور انور نے مہتمم تعلیم کو فرمایا آپ مہتمم تربیت بھی ہیں۔ پانچوں نماز پڑھتے ہیں؟ نیز فرمایا **ساری عاملہ کا جائزہ لیں جو ممبر عاملہ پانچ نمازیں نہیں پڑھتا اس کو عاملہ سے فارغ کریں۔ عاملہ کے سب ممبرز اور سب خدام پانچوں نمازوں کی ادائیگی کرنے والے ہونے چاہئیں۔** آپ کی اتنی چھوٹی سی جماعت ہے سب سو فیصد نمازیں پڑھنے والے ہونے چاہئیں۔

مہتمم اصلاح وارشاد کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تبلیغ کا پلان بنائیں۔خدام الاحمدیہ کا تبلیغ کا پلان علیحدہ ہو اور جماعت کا تبلیغ کا پلان علیحدہ ہو۔خدام اپنے پلان کے مطابق علیحدہ بھی تبلیغ کریں پھر جماعت کے تبلیغی پروگراموں کے تحت بھی تبلیغ کریں اور ان پروگراموں میں شامل ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جس خادم کے چالیس سال پورے ہونے میں دو سال سے کم عرصہ رہتا ہو تو اس کا نام صدر خدام کے لئے پیش نہیں ہو سکتا۔

حضور انور نے فرمایا اپنا کانسٹی ٹیوشن سب پڑھ لیں۔اس میں سارے سوالات کے جوابات موجود ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ریفریشر کورس کریں اور دستورِ اساسی پڑھائیں۔عاملہ کو بتائیں کہ ان کے فرائض کیا ہیں ان کی ڈیوٹی اور ذمہ داری کیا ہے۔

مجلس عاملہ کے ایک خادم جامعہ کینیڈا میں جا رہے تھے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کوئی جاپانی احمدی نوجوان بھی دیکھیں جو جامعہ احمدیہ میں پڑھے اور لوکل مبلغ کے طور پر یہاں کام کرے۔

خدام الاحمدیہ کے موجودہ صدر کی دو سال کی ٹرم ختم ہو رہی تھی۔نئے صدر خدام کا انتخاب ہو چکا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میٹنگ کے دوران ہی نئے صدر خدام الاحمدیہ جاپان احسان رحمت اللہ صاحب کی منظوری عطا فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ یہ مجھے علیحدہ بھی ملیں۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی یہ میٹنگ بارہ بجکر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مبلغ سلسلہ اور بزرگ جاپانی احمدی دوست مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان دونوں احباب نے مل کر قرآن کریم کے جاپانی ترجمہ کی نظر ثانی مکمل کی ہے۔انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نظر ثانی کے دوران قریباً ساڑھے چار ہزار آیات کے ترجمہ میں بہتری لائی گئی ہے۔اس کے لئے فٹ نوٹس کا بھی ترجمہ کیا گیا ہے اور سورتوں کا تعارف بھی دیا گیا ہے۔

حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ بھی پیش کی گئی کہ جاپانیوں نے اس نظر ثانی والے ترجمہ کو دیکھا ہے اور پڑھا بھی ہے ان کا کہنا ہے کہ ترجمہ کا معیار بہت اعلیٰ ہے اور ترجمہ بہت آسان کردیا گیا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اب اس کو جلد شائع کریں۔

اس موقع پر حضور انور کی خدمت میں مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ دعا کے لئے پیش کی گئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اینٹ کو اپنے دست مبارک میں لیا اور اپنی دونوں انگوٹھیاں الیس اللہ بکاف عبدہ اور مولیٰ بس اس اینٹ پر مَس کرتے ہوئے دعا کی اور صدر جماعت و مبلغ انچارج کو ہدایت فرمائی کہ یہ اینٹ اپنی مسجد کی تعمیر کے دوران محراب میں یا کسی اور مناسب جگہ پر لگادیں۔ترجمہ کمیٹی کی یہ ملاقات سوا ایک بجے تک جاری رہی۔

بعدازاں مکرم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر و مبلغ انچارج جاپان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی اور مختلف کتب اور لٹریچر کے تراجم اور ان کی نظر ثانی اور اشاعت کے حوالہ سے رپورٹ پیش کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے راہنمائی اور ہدایات حاصل کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اصولی **ہدایت**

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

فرمائی کہ کسی بھی کتاب کی اشاعت فنڈز کی کمی کی وجہ سے ہرگز نہیں رکنی چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لٹریچر کی اشاعت کا کریش پروگرام بنائیں ۔ جذبہ اور عزم سے کام کریں اور کثرت سے لٹریچر شائع کریں۔ جاپانی زبان میں پہلے ہی بہت کم لٹریچر شائع ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا سنگاپور سے بھی اشاعت کا جائزہ لیں۔

حضور انور نے صدر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ جاپانیوں کیلئے پہلے ایک دوورقہ شائع کریں۔ محبت اور امن کا پیغام دیں اور احمدیت کے بارہ میں بتائیں۔ ایک لاکھ شائع کریں اور دیکھیں اس پر کیا خرچ آتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اصل کام تبلیغ کا ہے۔ تبلیغ کے لئے زیادہ سے زیادہ پروگرام بنائیں۔

صدر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ کتاب Pathway to Peace میں سے بعض ایڈریسز کا ترجمہ علیحدہ شائع ہو چکا ہے اور تقسیم بھی ہوا ہے اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اس کتاب کا مکمل ترجمہ شائع کریں اور یہ کام جلد ہو۔ اس کی اب ضرورت ہے۔

حضور انور نے کتب کی اشاعت اور اخراجات کے حوالہ سے مختلف انتظامی ہدایات بھی دیں۔

یہ میٹنگ ڈیڑھ بجے تک جاری رہی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازوں کے لئے مخصوص ہال میں تشریف لے آئے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے قبل پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم مرتاض احمد رضی، صبور احمد، متین احمد، اطہر احمد، غلام احمد، یاسر جنود، عزیزہ امۃ الکافی رملہ، دریہ ظفر، عدینہ ظفر، طاہرہ شوکت، عائشہ شوکت عزیزہ فاخرہ عبداللہ، ثمرین جنود اور فوزیہ جنود اس تقریب میں شامل ہوئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

09 نومبر بروز ہفتہ 2013ء

(حصہ دوم)

استقبالیہ تقریب

آج جماعت احمدیہ جاپان نے اسی ہوٹل Mielparque میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔

آج کی اس اہم تقریب میں 117 مہمان شامل ہوئے جن میں کمیونسٹ پارٹی لیڈر، کانگرس مین، میئر آف ناگویا' دس صوبائی ممبران پارلیمنٹ، شنٹو ازم اور بدھ ازم کے نمائندگان، مختلف یونیورسٹیوں کے 14 پروفیسرز، 12 وکلاء، ڈاکٹرز اور دیگر مختلف اداروں اور تنظیموں اور شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

ایک عیسائی پادری اور جاپان کے دوسرے بڑے اخبار Asahi کے نمائندہ جرنلسٹ Mr. Sato بھی شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل سبھی مہمان ہال میں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

سوا چھ بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے تو تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

آج کی اس تقریب کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ امجد احمد عارف صاحب نے کی اور مکرم معظم بیگ صاحب نے اس کا جاپانی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم عمر احمد ڈار نے اس تقریب کے حوالہ سے ایک تعارفی ایڈریس جاپانی زبان میں پیش کیا۔

مہمانوں کے ایڈریسز

بعدازاں درج ذیل چار مہمانوں نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

1۔ Mr. Yoshiaki Shouji کمیونسٹ پارٹی لیڈر۔ 2۔ Mr. Yoshio Lwamura جو پریذیڈنٹ NGO اور پادری ہیں۔ 3۔ Mr. Akio Najima رکن ہائیکورٹ بار صوبہ آئی چی۔ 4۔ Mr. Kudo Shouzo جو کانگرس مین اور سینٹ کے رکن ہیں۔

☆......**سب سے پہلے Mr. Yoshiaki Shouji نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر اور اِشی نوما کی شہر سے ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ یہ تقریباً 900km کا سفر طے کر کے 2011ء کے زلزلہ اور تسونامی کے متاثرہ علاقہ سے آئے تھے۔ موصوف نے کہا:** خلیفۃ المسیح کو جاپان آمد پر میں تہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں اور جماعت احمدیہ جاپان کی اُن خدمات پر اظہار تشکر کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں جو جماعت نے 11 مارچ 2011ء کے زلزلہ اور تسونامی کے بعد کیں۔

میں احباب جماعت احمدیہ کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہوئے امام جماعت احمدیہ کی آمد پر خوشی اور یک جہتی کا اظہار کرتے ہوئے اظہار تشکر کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

زلزلہ اور تسونامی کے فوری بعد جبکہ زلزلہ کو گذرے پندرہ منٹ ہوئے تھے اس جماعت نے فیصلہ کر لیا کہ وہ زلزلہ زدہ علاقوں میں مدد کے لئے جائیں گے۔ اگلے دن سے ہی 'سینڈائی' شہر سے اپنی خدمات کا آغاز کرتے ہوئے جماعت کے افراد ہمارے پاس پہنچے۔ دنیا کے مختلف ممالک کے افراد ہماری مدد کو پہنچے لیکن ان سب سے ممتاز ہیومنٹی فرسٹ کے والنٹیر ز تھے، جن کے خلوص اور دوستانہ تعلق نے ہمارے دل جیت لئے۔

☆......**اس کے بعد Mr Yoshio Iwamura نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف 'کوبے انٹرنیشنل چرچ' کے پادری اور سربراہ ہیں ۔ اس کے علاوہ ایک NGO کے چیئرمین اور جماعت کے بہت اچھے دوست ہیں۔ موصوف نے کہا:** ہم امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو جاپان میں خوش آمدید کہتے ہیں اور آپ کا خطاب سننے اور انسانیت کے لئے آپ کی طرف سے راہنمائی کے مشتاق ہیں۔

1995ء میں کوبے میں آنے والے زلزلہ کو بہت سے جاپانی بھی بھول چکے ہیں، لیکن جماعت احمدیہ کی خدمات ابھی بھی یاد کی جاتی ہیں۔ اسی طرح 2011ء کے زلزلہ اور تسونامی کے بعد جماعت کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ستمبر میں انیس احمد ندیم صاحب مبلغ انچارج جاپان نے شنٹو ازم، بدھ ازم اور عیسائیت کے نمائندوں کے ساتھ متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور میں محسوس کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی سوچ اور تعلیم مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے والی اور تنازعات کے خاتمہ کے لئے کلیدی کردار ادا کرنے والی ہے۔ میں آپ کی جاپان تشریف آوری پر تہ دل سے مشکور ہوں۔

☆......**بعدازاں Mr Akio Najima جو آئی چی ہائی کورٹ بار کے رکن اور ایک سینئر اور مشہور وکیل ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف جماعت کے بہت اچھے دوست ہیں اور مسجد بیت الاحد کی رجسٹریشن کے لئے انہوں نے رضا کارانہ خدمات ادا کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ:** جماعت احمدیہ اور جاپان کا تعلق بہت پرانا ہے۔ 1951ء میں سان فرانسسکو میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ اور جماعت احمدیہ کے ایک مخلص ممبر سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا کردار اور یہ فرمانا کہ "مستقبل میں جاپان دنیا کے امن اور ترقی کے لئے کردار ادا کرے گا اور جاپان سے ایک منصفانہ معاہدہ وقت کی ضرورت ہے"۔ یہ احسان جاپانی قوم کے لئے ہمیشہ یادرکھنے والا ہے۔ اسی طرح 2011ء کے زلزلہ اور تسونامی کے بعد جماعت کی خدمات اور غیر معمولی مدد ہم سب کے لئے ناقابل فراموش ہے۔ انسانیت کے لئے جماعت کی خدمات ایک مثال ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اور Love For All Hatred For None کے ماٹو کو اپناتے ہوئے ایک پرامن معاشرہ کی تشکیل اور جماعت احمدیہ جاپان کی ترقی کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہوں۔

☆......**اس کے بعد Mr.Kudo Shouzo جو سینٹ کے رکن ہیں انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا:** اس زبردست تقریب میں مدعو کرنے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کے امن اور انسانیت کے لئے کردار اور جاپان میں زلزلوں کے بعد خدمات پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ کا اظہار کرتا ہوں۔

☆......**اس کے بعد آئی چی صوبہ کے گورنر کا پیغام عمر احمد ڈار صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ آئی چی صوبہ کے گورنر Mr Omura نے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ناگویا آمد پر اپنے پیغام میں کہا کہ:** جماعت احمدیہ جاپان کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو جاپان آمد پر میں تہِ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ پہلے سے طے شدہ ایک مصروفیت کی وجہ سے آپ کے پروگرام میں شرکت نہ کرسکنے پر معذرت خواہ ہوں۔ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ جماعت احمدیہ جاپان جاپانیوں کے ساتھ تعلقات کے فروغ کیلئے مختلف کاوشیں کر رہی ہے۔ مشرقی جاپان میں آنے والے شدید زلزلہ اور تسونامی کے بعد فوری طور پر جماعت احمدیہ نے متاثرہ علاقہ میں جا کر جو خدمت کی ہے، میں اس کا اعتراف کرتا ہوں۔ آئندہ بھی باہم مل کر معاشرہ کی تعمیر وترقی کے لئے کوششیں جاری رکھنی چاہئیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تین افراد کو اعزازی شیلڈز عطا فرمائیں:

1۔ **Akio Najima صاحب:** یہ ناگویا ہائی کورٹ کے عہدیدار اور وکیل ہیں۔ انہوں نے مسجد کی رجسٹریشن کا سارا کام رضا کارانہ کیا ہے اور ایک اندازے کے مطابق بیس ہزار ڈالرز تک کا کام انہوں نے نہایت محنت اور بے لوث جذبہ کے ساتھ انجام دیا ہے۔ جماعت جاپان کی طرف سے ان کی خدمت کو سراہتے ہوئے انہیں اعزازی شیلڈ دی گئی۔

2۔ **Mr. Yoshiaki Shouji صاحب:** یہ کمیونسٹ پارٹی کے راہنما اور لوکل پارلیمنٹ کے نمائندہ ہیں۔ زلزلہ اور تسونامی کے بعد متاثرین کے کیمپ کے نگران تھے۔ حضور انور کی آمد کے پیشِ نظر ملنے کی خواہش میں تقریباً ایک ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے اظہارِ تشکر کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

جب تسونامی آئی یہ صاحب سائیکل پر ایک ایک گھر جا کر لوگوں کو گھر خالی کرنے کو کہتے رہے۔ حتیٰ کہ تسونامی کی لہریں ان کے تعاقب میں چندفٹ دور سے نظر آ رہی تھیں اور انہوں نے آخری لمحات میں بمشکل جان بچائی۔

زلزلہ اور تسونامی کے متاثرین سے اظہارِ یک جہتی کے جذبہ کی خاطر جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے انہیں شیلڈ پیش کی گئی۔

3۔ **محمد اویس کوبایاشی صاحب:** ہمارے پہلے جاپانی احمدی ہیں اور اَسّی سال سے زائد عمر کے باوجود انہوں نے قرآن کریم کے ترجمہ کی نظر ثانی کا کام بہت محنت سے انجام دیا ہے۔ اس موقع پر جاپانی لوگوں کی موجودگی میں احمدی جاپانی مسلمان کا تعارف بھی مفید معلوم ہوتا ہے۔ انہیں بھی اس کام کی تکمیل پر ان کی خدمات سراہتے ہوئے شیلڈ پیش کی گئی۔

بعدازاں چھ بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جاپان میں منعقدہ استقبالیہ کی تقریب سے خطاب

تمام معزز مہمانان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے اس موقع پر میں تمام مہمانوں کا آج کی شام اس استقبالیہ کی دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ جاپان میں احمدیہ مسلم جماعت کے ممبرز کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور ہمارے ان ممبرز میں سے جو یہاں مقیم ہیں اکثریت کا تعلق پاکستان سے ہے یا پھر ان کا تعلق غیر جاپانی اقوام سے ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ اس تقریب میں شامل ہوئے اور یقیناً یہ آپ کی کشادہ دلی اور نرم دلی اور محبت کا ثبوت ہے۔ آپ کا یہ عمل اس لحاظ سے بھی قابلِ تعریف ٹھہرتا ہے کہ آپ ایسے وقت میں جب اسلام کے متعلق ساری دنیا میں خوف اور عدم اعتمادی کی فضا پھیلی ہوئی ہے ایک ایسی تقریب میں شامل ہوئے ہیں جس کی میزبانی ایک مسلمان فرقہ کر رہا ہے۔ پس یہ ساری باتیں ذہن میں رکھتے ہوئے نہایت ضروری ہے کہ میں آپ سب کا شکریہ ادا کروں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس معاشرے میں شکریہ کہنا یا خوش اخلاقی کے طور پر دوسرے کی قدر شناسی کرنا ایک معمول کی بات ہے۔ تاہم ایسے لوگ جو اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں وہ صرف رسمی طور پر شکریہ نہیں ادا کرتے بلکہ وہ اس لئے ایسا کرتے ہیں کہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ جو شخص دوسرے کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتا ہے۔ پس ایک سچے مسلمان کیلئے شکریہ کا اظہار کرنا اس کے ایمان کا لازمی جزو ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کی سچی تعلیمات اس قدر کامل اور خوبصورت ہیں کہ وہ ہر سطح پر

مومنین کی پیار، محبت اور اخوت پر مبنی روشن راہ کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ تاہم افسوس ہے کہ مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ ایسا ہے جو ان تعلیمات کو بھول چکا ہے اور غلط کاموں میں پڑ گیا ہے۔ نام نہاد مذہبی علماء ان کے رہنما ہیں جو خالصتاً ذاتی اغراض اور ذاتی مفادات کو حاصل کرنے کیلئے ان کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ایسے نام نہاد علماء کی طرف سے دی گئی تعلیم کا اسلام کی حقیقی اور شاندار تعلیمات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لیکن اس کے باوجود ان حرکتوں کے لئے وہ اسلام کو جواز بناتے ہیں۔ جبکہ 'اسلام' کا مطلب ہی امن اور بھائی چارہ ہے۔ عربی لفظ جس سے 'اسلام' نکلا ہے اس کا مطلب امن، سلامتی، پیار اور ہمدردی پھیلانا ہے۔ اور یہی تعلیمات اسلام کی حقیقی تعلیمات ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ خوبیاں صرف خود اپنانے کا حکم نہیں دیا بلکہ اس امن، پیار اور محبت کو ساری دنیا میں پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیار اور محبت کی ان تعلیمات پر اس قدر زور دیا ہے کہ اس کا حکم ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے سخت ترین دشمن کے خلاف بھی بے انصافی کا مرتکب نہیں ہونا چاہئے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قسم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔‘‘ (سورۃ المائدہ:9)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر عدل و انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایک اور آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر انصاف کے قیام کیلئے گواہی دیں خواہ انہیں اپنے نفسوں، اپنے والدین یا اپنے پیاروں کے خلاف ہی گواہی دینی پڑے۔ پس انصاف کے یہ اعلیٰ معیار ہیں جن کی قرآن کریم نے تعلیم دی ہے اور جو ہر قسم کے ظلم کے خاتمہ کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اور یہی اسلام چاہتا ہے۔ پورے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے پیار، محبت اور ہم آہنگی کا درس دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بعض نام نہاد مسلمان خوفناک اور ظالمانہ جرائم میں ملوث ہیں۔ خودکش دھماکوں اور دہشت گردی کے حملوں کے ذریعہ بلاتمیز معصوم عورتوں اور بچوں کو قتل کر رہے ہیں۔ انتہائی دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ یہ لوگ ایسے گھناؤنے کام کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ درحقیقت قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ ایک معصوم جان کو مارنا پوری انسانیت کو مار دینے کے مترادف ہے۔ پس جیسے بھی حالات ہوں ایک مسلمان کو اس قسم کے مظالم ڈھانے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک جرم جس کو اسلام نے قتل سے بھی زیادہ سنگین قرار دیا ہے وہ فتنہ و فساد پیدا کرنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فساد پھیلانے والے جس قدر نقصان پہنچاتے ہیں اس کا اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ فتنہ فساد بآسانی شدت پکڑ لیتا ہے جو سوسائٹی کے کسی بھی طبقہ کو نشانہ بنا کر بڑی بڑی لڑائیوں کا باعث بنتا ہے خواہ وہ ایک خاندان ہو، کوئی شہر یا قصبہ ہو یا پھر اس سے بھی بڑھ کر اس کا تعلق مختلف قوموں کے باہمی تعلقات سے ہو۔ اور ایسی لڑائیوں کا نتیجہ فریقین میں کُشت و خون اور ظلم و ستم کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو فساد برپا کرتے ہیں وہ ایسے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں جس کی سنگینی ایک ناحق قتل سے بھی زیادہ ہے۔ لہٰذا اسلام کی یہی خوبصورت تعلیمات ہیں جن پر جماعت احمدیہ کاربند ہے اور ساری دنیا میں ان تعلیمات کو پھیلاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو یہ گمان نہ ہو کہ ہماری تعلیمات اسلام کی کوئی نئی شکل ہیں یا اسلام کی تعلیم سے کوئی مختلف تعلیم ہے۔ بلکہ درحقیقت یہ بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تعلیمات ہیں۔ آخری زمانہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب مسلمان اندھیرے میں ڈوب جائیں گے اور قرآن کریم کی تعلیمات سے منحرف ہوجائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے زمانہ میں ایک ایسا شخص آئے گا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہوگا اور جو حقیقی اسلام سکھائے گا اور دنیا میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل اسوہ کو قائم کرے گا۔ احمدیہ مسلم جماعت یقین رکھتی ہے کہ ہمارے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی شخص ہیں جس نے اس زمانہ کی روحانی اصلاح کیلئے مبعوث ہونا تھا اور دنیا کے کناروں تک اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پہنچانا جس کی ذمہ داری تھی۔ پس انہی مقاصد کو پورا کرنے کیلئے ہم احمدی مسلمان مسجدیں بنا رہے ہیں، مشن ہاؤسز کا قیام کر رہے ہیں اور جب بھی اور جہاں بھی پہنچ سکتے ہیں اپنے اس پیغام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ ہماری مساجد امن کی علامت ہیں اور روشنی کی کرنیں ہیں جو اپنے گردونواح کو روشن رکھتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہماری مساجد میں حقوق اللہ کی ادائیگی کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی بھی کی جاتی ہے اور وہاں انسانیت اور حاجتمندوں کی خدمت کے لئے سکیمیں تیار کی جاتی ہیں۔ پس ہماری مساجد بنی نوع انسان کو تکلیف پہنچانے کیلئے نہیں بنائی جاتیں بلکہ اس کے برعکس تمام لوگوں کی سلامتی کیلئے اور ان سے محبت کرنے کیلئے بنائی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ہم اسلام کی ابتدائی تاریخ پرکھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے پہلے 13 برس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار کفارِ مکہ کے ہاتھوں بہیمانہ مظالم کا شکار رہے۔ اس مستقل ظلم کی وجہ سے بالآخر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ان کے گھروں سے نکال دیئے جانے کے باوجود بھی امن سے رہنے نہ دیا گیا بلکہ اٹھارہ ماہ بعد ہی کفار مکہ اسلام کو جڑ سے ختم کرنے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو جان سے مار دینے کی کوشش میں جنگ کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔ ان حالات میں مکہ کی طاقتوں کو جواب دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کی فوج تیار کرنے کا حکم فرمایا۔ تاہم اس حکم میں بھی اسلام کی خوبصورتی کی ایک ایسی روشن مثال تھی جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ جنگ کی اجازت اس لئے دی گئی ہے کہ وہ لوگ جو مسلمانوں کو قتل کرنا چاہتے ہیں وہ صرف اسلام کے خلاف نہیں بلکہ تمام مذاہب کے خلاف ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں نے ان کے حملہ کا جواب نہ دیا تو پھر نہ یہودیوں کی عبادتگاہ، نہ کلیسا، نہ مندر غرضیکہ کوئی بھی عبادتگاہ محفوظ نہ رہے گی۔ پس اس دفاعی جنگ کی اجازت تمام مذاہب کے لوگوں کی حفاظت کا ایک ذریعہ تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چنانچہ دنیا میں جب بھی اور جہاں بھی جماعت احمدیہ مسجد تعمیر کرتی ہے تو ہم اس یقین اور ایمان کے ساتھ ایسا کرتے ہیں کہ ہر مذہب کی عبادتگاہ کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ نیز ایک خدا کی پرستش کیلئے بنائی جانے والی ہماری مسجدوں کے دروازے تمام مذاہب کے لوگوں کیلئے ہمیشہ کھلے ہیں۔ یقیناً ہماری مساجد اور ہماری تعلیمات مکمل طور پر امن، پیار اور محبت سے بھری ہوئی ہیں۔ ہم مشکل زدہ اور تکلیف میں مبتلا تمام لوگوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور ان کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ان کی تکالیف دور کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہی حقیقی اسلام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج دنیا میں لوگ ہر موقع پر ایک دوسرے پر انگلیاں اُٹھا رہے ہیں اور ایک دوسرے پر دنیا کے عدم استحکام اور اسکے امن کی تباہی کا الزام لگا رہے ہیں۔ اور سیاسی سطح پر بھی بعض قومیں دوسری قوموں کو ایسا کرنے پر ملزم ٹھہرا رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انتہائی افسوس کی بات ہے کہ بعض مسلمان ممالک تصادم کی وجہ سے زبوں حالی کا شکار ہوگئے ہیں۔ ان کے رہنما اور عوام ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ وہ قتل و غارت میں پڑ گئے ہیں جبکہ وقت کی ضرورت ہے کہ امن کا قیام ہو اور ایک دوسرے پر غیر ضروری الزام تراشی اور تنقید کو روکا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض نام نہاد مسلمانوں کے ظلموں کو دیکھ کر یقیناً آپ میں سے اکثر اسلام کے بارے میں تحفظات رکھتے ہوں گے یا اسلام سے خوفزدہ ہوں گے اور اسلام کو دہشت گردی کا مذہب سمجھتے ہوں گے۔ لیکن اسلام کی سچائی اور حقیقت وہی ہے جو میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہے نہ کہ وہ جو بالعموم پیش کی جاتی ہے۔ اسلام سختی اور شدت پسندی کا مذہب نہیں ہے اگرچہ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض نام نہاد مسلمانوں میں انتہائی ضرر رساں اور غلط عقائد نے جنم لے لیا ہے۔ جو وہ کہتے ہیں اور جو وہ کرتے ہیں بالکل غلط ہے۔ اس کے بعد یہ کہنا کہ اسلام ظلم و بربریت کا مذہب ہے سراسر ناانصافی ہے۔ پس جب یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام دہشت گردی اور انتہاپسندی کا مذہب ہے تو اس سے احمدیوں کو اور دیگر مسلمانوں کو جو اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں بے پناہ دکھ اور تکلیف پہنچتی ہے۔ لہٰذا اسلام کو برا اور ظالم مذہب کہہ کر لوگوں کو معصوم مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانی چاہئے جبکہ اس بات کا سچائی سے کوئی تعلق بھی نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیہ مسلم جماعت کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے میں لوگوں کو اور دنیا کی قوموں کو مستقل خبردار کرتا رہا ہوں کہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم اس دور میں نفرت پھیلانے اور ایک دوسرے کے مابین کینوں کو ہوا دینے کی بجائے پیار اور محبت کا پیغام پھیلائیں۔ آج وقت کی ضرورت ہے کہ ہم مفاہمت کی روح کے ساتھ آگے قدم بڑھائیں۔ اگر ہم امن کے حقیقی سفیر نہ بنے تو دنیا میں ایک ناگہانی آفت آسکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس دور میں بعض چھوٹے ممالک کے پاس بھی ایٹمی ہتھیار موجود ہیں اور ممکن ہے کہ یہ ہتھیار انجام کار دہشت گردوں کے ہاتھ چڑھ جائیں جو ان ہتھیاروں کے تباہ کن اثرات سے بالکل بے خبر اور لاپروا ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ میں دنیا کو سنگین خطرات سے آگاہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ پس میں آپ سب سے بھی یہی گزارش کروں گا کہ دنیا میں امن کے فروغ کیلئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اپنی اپنی پارٹیوں کو بھی مطلع کریں کہ ظلم اور تشدد کے راستہ پر چلنے کی بجائے اور ایک دوسرے کو نفرت کی نظر سے دیکھنے کی بجائے ہمیں پیار، محبت اور آشتی کی نظر سے ایک دوسرے کو دیکھنا چاہئے۔ جہاں کہیں بھی ظلم نظر آئے ہمیں اس کے فوری خاتمہ کیلئے کوششیں کرنی چاہئیں۔ جاپانی قوم اور جاپانی لیڈرز ان لوگوں میں سے ہیں جو باقی قوموں کی نسبت دنیا میں امن کی ضرورت کو احسن رنگ میں سمجھ سکتے ہیں۔ آپ لوگ ایٹم بم کے تباہ کن اثرات اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی خون ریزی کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔ آپ لوگ جدید دور کی جنگ کاری کے خوفناک نتائج کو سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی اقوام اور دنیا کے رہنماؤں کو حکمت سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ معاشرے میں موجود ظلم و بربریت کے عناصر کو ان کی گھناؤنی حرکات سے باز رکھنے کیلئے اجتماعی کوشش کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باوجودیکہ ہر گورنمنٹ کا دعویٰ ہے کہ وہ ہر قسم کے ظلم کو ختم کرنا چاہتی ہے اور دنیا کو تباہی سے بچانا چاہتی ہے واضح طور پر ہماری آنکھوں کے سامنے دنیا میں دو اتحادی گروپ بن رہے ہیں۔ ایک دوسرے کے مخالف یہ اتحادی گروپ ایک دوسرے کے خلاف دعوے کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور ان کے بیانات کی وجہ سے دن بدن ان کے مابین کھچاؤ میں مزید اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ ان حرکات کا ممکنہ نتیجہ صرف یہی ہوگا کہ عداوتوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور امن ایک دور کا خواب بن کر رہ جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس میں پھر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو حکمت اور دانائی عطا فرمائے۔ میری دعا ہے کہ نفرت اور بغض پھیلانے کی بجائے تمام پارٹیاں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھیں اور ہر قسم کے شر کے خاتمہ کیلئے اجتماعی کوشش کریں تاکہ ہماری آنے والی نسلیں ناقابل بیان تباہی سے محفوظ رہیں جو کسی بھی ملک کی طرف سے ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے کے نتیجہ میں لازماً آئے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر میں آپ سب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ وقت نکال کر اس تقریب میں شامل ہوئے اور میری باتیں سنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اور اس عظیم جاپانی قوم پر فضل فرمائے۔ آپ سب کا شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوا تمام مہمان کافی دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

ڈنر کے بعد تمام مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملے اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکردہ افراد بھی حضور انور سے ملنے کے لئے اپنی باری کے انتظار میں قطار میں کھڑے تھے۔ ہر ایک نے درخواست کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت ہر ایک سے گفتگو فرمائی۔ ہر ایک آج کی اس ملاقات کو اپنے لئے ایک سعادت سمجھتا تھا۔

اس موقعہ پر مہمانوں کی خدمت میں جو تعارفی لٹریچر پیش کیا گیا۔ ان مہمانوں نے انتہائی عقیدت کے ساتھ اس لٹریچر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستخط کروائے۔ مہمان مرد و خواتین حضور انور کے پاس آتے اور درخواست کرتے کہ حضور انور اس پر اپنے دستخط کردیں۔ چنانچہ حضورِ انور ازراہ شفقت اپنے دستخط فرماتے اور یہ سلسلہ پونے نو بجے تک جاری رہا۔

ہر آنے والا مہمان حضور انور کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہوا اور ہر ایک حضور انور کی شخصیت اور حضور انور کے خطاب سے انتہائی متأثر ہوا۔

اس پروگرام کے بعد پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

تقریب میں شامل مہمانوں کے تاثرات

اس استقبالیہ تقریب میں آنے والے مہمان اپنے تاثرات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

☆......**Mr Yoshiaki Shouji صاحب کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر، ممبر سٹی پارلیمنٹ اور متاثرین کے کیمپ کے انچارج تھے۔ ایک ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے حضور انور سے ملاقات اور اظہار تشکر کیلئے حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے اظہارِ خیال کیا:** خلیفۃ المسیح کا خطاب محبت اور امن کا پیغام ہے اور ہم اپنے آپ کو خوش قسمت محسوس کر رہے ہیں کہ ہم اس مقدّس موقع پر موجود تھے۔

موصوف نے کہا کہ آج میری زندگی کے بہترین دنوں میں سے ایک ہے کہ میں نے دنیا کے غیر معمولی مقدّس انسان کو دیکھا ہے، ان کا خطاب سنا ہے اور اس یقین پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے امام اور ان کی تعلیمات میں ہی دنیا کے امن کا راز چھپا ہوا ہے۔

☆......**Mr Kawamura ناگویا کے میئر ہیں۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت کے متعلق کہا:** آپ ایک نہایت خوبصورت انسان ہیں، بلکہ آپ کے خیالات بھی اتنے ہی خوبصورت ہیں اور آپ جیسے لوگ ہیں جنہیں نوبل انعام ملنا چاہئے۔

انہوں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کیا کروں کہ آپ سے دوستی اور تعلق قائم رہے۔ اس پر حضور انور نے دست مبارک آگے بڑھایا اور میئر کو شرف مصافحہ بخشا اور فرمایا کہ جب ہم دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تو پھر واپس نہیں کھینچتے۔

ناگویا اور لاس اینجلیز sister cities ہیں۔ جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے شائع کردہ تعارفی فولڈر میں لاس اینجلیز کے میئر کی بھی تصویر تھی۔ ناگویا کے میئر نے حضور انور کو بتایا کہ وہ کچھ دنوں تک لاس اینجلیز جارہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لاس اینجلیز کے میئر سے میرے بارہ میں ذکر کریں۔ وہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔

☆......**صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mrs Higashi نے کہا:** وہ خود کو خوش قسمت سمجھتی ہیں کہ آج کی اس مجلس میں موجود تھیں۔ امام جماعت احمدیہ کے خوبصورت انداز بیان اور اسلام کے خوبصورت پیغام نے دلوں پر اثر کیا ہے۔

☆......**Mr Akio Najima ایک مشہور وکیل ہیں۔ انہوں نے ناگویا ریسیپشن کے موقع پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میں جماعت احمدیہ کے سربراہ کو جاپان میں خوش آمدید کہتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے اپنے محبت اور تشکر کے جذبات کا اظہار کرتا ہوں۔ 1951ء کی سان فرانسسکو میں ہونے والی کانفرنس میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی عظیم الشان تقریر نے اس تعلق کی بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ '**جاپان سے عدل اور جاپان کا امن دنیا کیلئے بہت اہم ہے کیونکہ مستقبل میں جاپان عالمی امن اور عالمی سیاست میں اہم کردار ادا کرنے والا ہے۔**' جاپان میں آنے والے زلزلوں اور تسونامی کے بعد جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت ہمارے لئے ناقابل فراموش ہے۔ افراد جماعت احمدیہ کا کردار اور مزاج اور جس ملک میں رہتے ہیں اس کی خدمت کا جذبہ اس جماعت کو ساری دنیا میں ممتاز بناتا ہے۔

موصوف نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک امید کا پیغام اور امن اور محبت کا نام ہے اور افرادِ جماعت احمدیہ کی خوبیاں لندن سے تشریف لانے والے امام جماعت احمدیہ کی تعلیمات اور ان کی ذات کے اثرات ہیں۔ میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ آپ کی لیڈر شپ اور جماعت احمدیہ کا کردار عالمی امن اور دنیا میں محبتیں پھیلانے کیلئے بہت ضروری ہے۔

موصوف نے کہا کہ آج ہم نے اسلام کا ایک خوبصورت چہرہ دیکھا ہے اور اس یقین پر پہنچے ہیں کہ اگر دنیا کسی ایک ہاتھ پر جمع ہوسکتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے امام کا ہاتھ ہی ہوسکتا ہے۔

☆......**ایمنسٹی انٹرنیشنل ناگویا کے عہدیدار Mr Nakashima Masato نے کہا:** آج کے خطاب سے امید کی کرن پیدا ہوئی ہے کہ انسانیت کی فکر اور درد رکھنے والے لوگ ابھی دنیا میں موجود ہیں۔

☆......**Yoshio Lwamura جو کہ ایک عیسائی پادری ہیں انہوں نے کہا:** حضرت خلیفۃ المسیح کی غیر معمولی فکری صلاحیت اور ساری دنیا کے مسائل کے حل کی خواہش ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ صرف جماعت احمدیہ کے نہیں بلکہ پوری دنیا کے حقیقی لیڈر اور امام ہیں۔

☆......**ناگویا کے ساحلی علاقہ 'چتاہان تُو' سے آنے والے جاپانی شہری مسٹر 'یاما زاکی ہیرویوکی' (Mr Yama Zaki Hiroyoki) نے کہا:** آج کی خوبصورت مجلس اور حضور انور کی امن و آشتی کے قیام اور پر امن ماحول پیدا کرنے کی مساعی پر مبنی تقریر بہت قابل ستائش ہے۔ آپ کی باتوں سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ اسلام بہت خوبصورت مذہب ہے جبکہ اس کو بدنام کیا جارہا ہے۔

☆......**شمالی جاپان سے آنے والے ایک ڈاکٹر 'چیدا تاکایوکی' (Chida Takayuki) نے کہا:** آج کی مجلس سے دل کو بہت خوشی ہوئی ہے۔ حضور کی آنکھوں میں ایک عجیب نور ہے اور آپ کو دیکھ کر ایک عجیب پر کشش شخصیت کا احساس ہوتا ہے۔ میری درخواست اور خواہش ہے کہ حضور بار بار جاپان آتے رہیں اور شمالی جاپان بھی تشریف لائیں۔

☆......**مسٹر 'کانیکو تومو ہیرو' (Mr Kaneko Tomohiro) ایک انشورنس کمپنی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں۔ انہوں نے کہا:** مجھے آج کی مجلس میں بہت خوشی ہوئی ہے۔ مجھے گزشتہ دس سال سے دنیا کے عجیب حالات اور جنگِ عظیم کے بادل اڈتے نظر آتے اور فکرمند کرتے تھے۔

موصوف نے کہا کہ آج حضور کی باتیں سن کر دل کو بہت خوشی ملی کہ انسانی ہمدردی اور باہمی مؤاخات کے قیام کیلئے آپس کی نفرتیں اور فاصلے نہ بڑھائے جائیں۔ اگر ایسا ہوتا رہا تو دنیا واقعی ایک خطرناک دَور میں داخل ہو جائے گی۔

☆......**ناگویا کے ایک پرنٹنگ کمپنی کے مالک مسٹر 'وئے نو ہیروشی' (Mr Veno Hiroshi) نے کہا:** آج حضور سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ کی پر کشش شخصیت ایک عجیب روحانی طاقت سے بھرپور نظر آتی ہے۔ جماعت احمدیہ کی انسانیت کیلئے خدمات واقعی جاپانیوں کیلئے قابل قدر ہیں۔ جماعت احمدیہ انسانوں کی خدمت کے لئے ایسے ایسے کام کرتی ہے جو جاپانی افراد خود نہیں کر سکتے۔ انہوں نے بتایا کہ میرا جماعت احمدیہ جاپان کے ساتھ قریباً تیس سال سے زائد عرصہ سے رابطہ ہے۔

☆......**مسٹر آکوتسو ماسایوکی (Mr Akutsu Masayuki) محقق برائے اسلامک ورلڈ، پی ایچ ڈی اور ٹوکیو یونیورسٹی کے ریسرچر ہیں۔ وہ کہتے ہیں:** آج کی مجلس بہت خوبصورت تھی۔ اسلام کی یہ تعلیم باہمی اخوت و ہمدردی کی ضامن اور انسانی اقدار کی محافظ ہے۔ اسے دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مثلاً قرآن کریم کی یہ تعلیم کہ "جس نے ایک انسان کا خون کیا گویا اس نے تمام انسانیت کا خون کیا" بہت خوبصورت ہے اور اس کو دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔

☆......**ناگویا کے ایک پریس رپورٹر مسٹر 'ساتو یوجی' (Mr Sato Yuji) نے کہا کہ:** جاپان میں ناگویا کے قریب شہر تسوشیما (Tsu Shima) میں مسجد کی تعمیر کے ذریعہ ہر ایک انسان کیلئے بلاتفریق رنگ و نسل ہدایت کی راہ کھولنے کی خبر سن کر بہت خوشی ہوئی۔ جنگ کے برعکس احمدیت کی امن و آشتی کی تعلیم بہت خوبصورت اور دلکش ہے۔

☆......اس موقع پر جماعت کے تعارف پر مشتمل ایک کتاب مہمانوں کو دی گئی۔ بہت سے لوگوں نے حضور انور سے اس کتاب پر آٹوگراف کی درخواست کی جس پر حضور انور نے ازراہِ شفقت اپنے دستخط فرمائے۔

☆......**ایک سکول کے پرنسپل Mr Uto Yasuhiro نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سن کر کہا کہ** میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضور کا پیغام اپنے سکول کے بچوں کو تفصیل کے ساتھ نہ بتاؤں تو یہ ناانصافی ہوگی۔ اسلام کا جو پہلے منفی تصور تھا حضور انور کے خطاب نے اسے بالکل تبدیل کر دیا ہے۔

موصوف نے کہا کہ میں دنیا کے موجودہ حالات کے بارہ میں پریشان تھا۔ **آج مجھے اس بات کی تسلی ہوئی ہے کہ دنیا کی رہنمائی کرنے والا کوئی انسان تو موجود ہے۔** اگر یہ پیغام دنیا تک نہ پہنچے تو دنیا تیسری عالمی جنگ کی بہت بڑی غلطی میں مبتلا ہوسکتی ہے۔

☆......**انٹرنیشنل اکیڈمی، ٹرانسلیشن ادارہ کے انچارج Mr Saski Kenji نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:** حضور کے چہرہ میں بہت کشش ہے اور مجھے روحانیت نظر آتی ہے جاپانی سوسائٹی اسلام سے بہت دور ہے۔ ان کو اسلام کا کوئی پتہ نہیں ہے آج یہ بہت اچھا موقع تھا کہ جاپان میں ایسا پروگرام کیا گیا۔ آج مجھے پہلی بار اسلام کا پتہ لگا ہے کہ اس کی تعلیم کتنی اچھی ہے۔ آج خلیفۃ المسیح کے خطاب سے جاپانی قوم کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

☆......**ایک وکیل Mr Aoyama نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا** کہ اب تک ہم نے TV. اور اخباروں میں اسلام کے بارہ میں یہی سنا تھا کہ مسلمان دہشت گرد ہیں۔ اسلام کی انتہائی خوفناک تصویر ہمارے سامنے تھی۔

آج اسلام کے لیڈر خلیفۃ المسیح کی زبان سے اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم سنی ہے تو میرا ذہن اسلام کے بارہ میں بالکل تبدیل ہو گیا ہے۔ دنیا میں امن کا قیام کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ مجھے آج پتہ لگا ہے۔

موصوف نے کہا میں نے عموماً کسی پارٹی میں مختلف مذاہب کے لوگ نہیں دیکھے۔ یہاں آکر حیرت ہوئی ہے کہ تمام مذاہب کی یہاں نمائندگی ہے۔ بدھسٹ بھی ہیں۔ عیسائی بھی ہیں اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی ہیں۔ آپ نے سب کو اکٹھا کرلیا ہے۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۲۴ اور ۳۱ جنوری ۲۰۱۴)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

مورخہ ۲۰ فروری ۲۰۱۴ چک ڈیسنڈ خانپور کی مسجد طاہر میں بعد نماز مغرب جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ جس کی صدارت خاکسار نے کی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم باسط اقبال خان نے کی، متن پیشگوئی دربارہ مصلح موعودؓ عزیزم مبارک احمد خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے پڑھا۔ نظم عزیزم تسلیم احمد شیخ نے پڑھی۔ تقریر عزیزم شیخ جمیل یونس نے استحکام خلافت کی روشنی میں کی۔ عزیزم مبارک احمد صاحب پٹھان نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم سید امداد علی صاحب خادم سلسلہ، عزیزم مکرم اظہر شکیل صاحب وگے نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب و دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا

(ڈاکٹر شیخ عبدالحنیف قائمقام صدر جماعت احمدیہ چک ڈیسنڈ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320
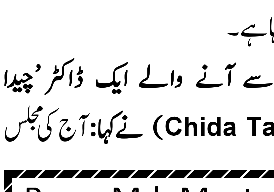

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

رہے۔ کچھ دیر کے بعدان میں سے ایک نے کہا۔ پٹنہ میں ساری عربی تفسیریں ملتی نہیں ہیں۔ مصر اور شام کی ساری تفاسیر کے مطالعہ کے بعد ہی صحیح رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ پروفیسر صاحب نے قدیم عربی تفسیروں کا تذکرہ شروع کیا اور فرمایا۔

مرزا محمود کی تفسیر کے پائے کی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی۔ آپ جدید تفسیریں بھی مصر اور شام سے منگوا لیجئے اور چند ماہ بعد مجھ سے باتیں کیجئے۔ عربی اور فارسی کے علماء مبہوت رہ گئے۔ پھر سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ صدق جدید کے نام اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں: تفسیرِ کبیر پڑھ کر میں قرآنِ کریم سے پہلی دفعہ روشناس ہوا۔ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا (اُن کو لکھ رہے ہیں) اپنا مسلک چھوڑ کر احمدیہ جیسی جماعت میں داخل ہونا، جس کو تمام علمائے اسلام نے ایک ہوّا بنا رکھا، کچھ معمولی بات نہیں۔ لیکن حق کے کھل جانے کے بعد یہاں خطرات کی پرواہ بھی کسی کو نہ تھی۔ تاہم سجدے میں گر کر شب و روز میں نے دعائیں شروع کیں کہ یا اللہ! مجھے صراط المستقیم دکھا۔ کئی ماہ اس حالت میں گزر گئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری سجدے کی زمین آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی، مجھے یقین ہے کہ میری دعائیں قبول ہوئیں کیونکہ احمدیت کو سچا سمجھنے کے عقیدے میں مستحکم ہو گیا اور قادیان سے حضرت میاں وسیم احمد صاحب کی خدمت میں ایک خط کے ذریعہ سے میں نے درخواست کی کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔

کہتے ہیں کہ میری بیعت قبول کرنے سے پہلے حضور خلیفہ صاحب نے دریافت فرمایا کہ ایک احمدی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ حکومتِ وقت کا بھی وفادار رہے اور قانون کے اندر رہ کر کام کرے۔ میں نے جواب دیا کہ حضور کی تفسیر نے یہ ساری باتیں میرے دل پر نقش کر دی ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد جب قادیان سے مجھے معلوم ہوا کہ میری بیعت قبول کر لی گئی تو میں سجدے میں گر گیا۔ پھر کہتے ہیں کہ تفسیرِ کبیر میں ایک مقام پر میں نے پڑھا تھا کہ خلیفہ جو مصلح موعود ہو گا وہ اسیروں کی رہائی کا باعث ہو گا۔ میں نے حضور سے درخواست کی۔ (جیل میں تھے یہ ابھی تک) کہ وہ میری رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور خلیفہ صاحب نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی رہائی کے سامان کرے۔ اس کے چند ہی دنوں بعد میں رہا ہو گیا۔ خلیفہ موعود کی نسبت یہ پیشینگوئی کہ ''وہ اسیروں کی رہائی کا باعث ہو گا'' میں اس کا زندہ ثبوت ہوں۔ پھر مغربی مفکرین ہیں، اُس میں ایک، مختلف مفکرین امریکہ اور یورپ کے ہیں اس وقت میں ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ اے۔ جے آربری ہیں، جو برطانوی مستشرق ہیں، عربی، فارسی، اسلامیات کے سکالر ہیں، کہتے ہیں۔ قرآنِ شریف کا یہ نیا ترجمہ اور تفسیر ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ شام کے ایک ڈاکٹر انس صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں حق اور نور کی تلاش میں مختلف علماء کی کتب اور تفاسیر پڑھیں۔ جن میں سلطان العارفین، محی الدین ابنِ عربی اور محمد بن علی الحاتمی الطائی وغیرہ کی تفاسیر شامل تھیں، لیکن کسی تفسیر میں وہ خوبی اور چاشنی اور لذت نہ پائی جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی تفسیر میں ملی۔ پھر مراکش کے ہیں جمال صاحب۔ لکھتے ہیں میں نے جب اس تفسیر کو پڑھا اور اس کا دیگر تفاسیر سے موازنہ کیا تو زمین و آسمان کا فرق نکلا۔ یہاں الٰہی علوموں اور حکمتوں کی کنہ کا بیان تھا اور شریعت کے مغز کا خلاصہ تھا جبکہ دیگر تفاسیر میں محض چھلکے پر اکتفا کیا گیا تھا۔ اس تفسیر کے مطالعہ نے میرے دل میں اسلام کی ایسی حسین تصویر پیش کی کہ جو روح تک اترتی چلی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے لیکچروں پر غیروں کے تاثرات کے ضمن میں فرمایا:

سیدنا حضرت مصلح موعود نے پنجاب لٹریلی کی تحریک پر جس کے جو لیڈر تھے پنجاب یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے تھے، لاہور میں دو لیکچر دینے منظور فرمائے۔ اس کے مطابق حضور کا پہلا لیکچر ''عربی زبان کا مقام السنہ عالم میں'' کہ عربی زبان کا مقام دنیا کی زبانوں میں کیا تھا، کے موضوع پر 31رمئی 1934ء کو وائی ایم سی اے ہال میں جو مال روڈ پر لاہور میں تھا، شروع ہوا۔ اور اس کی صدارت جناب ڈاکٹر برکت علی صاحب قریشی ایم۔اے، پی ایچ ڈی پرنسپل اسلامیہ کالج نے کی۔ حضور کا لیکچر ڈیڑھ گھنٹے جاری رہا جسے سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ اختتام پر جنابِ صدر نے شکریہ ادا کرنے کے بعد حاضرین کو لیکچر سے فائدہ اُٹھانے کی طرف توجہ دلائی اور خواہش ظاہر کی کہ ایسے علمی مضامین پھر بھی سننے کا موقع ملے۔ سامعین میں علمی طبقہ کے ہر خیال کے اصحاب شامل تھے۔

لالہ قمر سین صاحب سابق چیف جسٹس کشمیر جو جناب لالہ بھیم سین صاحب کے فرزندارجمند تھے، وہ بھی وہاں موجود تھے، انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر اور صدر صاحب کی تقریر کے بعد اپنی ایک شکر گزاری کے جذبات کا اظہار کیا، انگلش میں ایک تقریر کی۔ کہتے ہیں کہ آج قابل لیکچرر نے زبانِ عربی کی فضیلت پر جو دلچسپ اور معرکۃ آراء تقریر کی ہے، اُسے سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ کہتے ہیں کہ جب میں لیکچر سننے کے لئے آیا، اُس وقت میں نے خیال کیا تھا کہ مضمون اس رنگ میں بیان کیا جائے گا، جس طرح پرانی طرز کے لوگ بیان کرتے ہیں۔ وہ کس طرح بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ مشہور ہے کہ کسی عرب سے ایک دفعہ زبانِ عربی کی فضیلت کی وجہ دریافت کی گئی، تو اُس نے کہا کہ اُسے تین وجہ سے فضیلت حاصل ہے، یعنی عربی زبان کو، پہلی وجہ یہ، اس لئے کہ میں عرب کا رہنے والا ہوں، دوسرے اس لئے کہ قرآنِ مجید کی زبان ہے۔ تیسرے اس لئے کہ جنت میں عربی بولی جائے گی۔ کہتے ہیں میں سمجھتا تھا کہ شاید اس قسم کی باتیں زبانِ عربی کی فضیلت میں پیش کی جائیں گی۔ مگر جو لیکچر دیا گیا، وہ نہایت ہی عالمانہ اور فلسفیانہ شان اپنے اندر رکھتا ہے۔ میں جناب مرزا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے ان کے لیکچر کے ایک ایک حرف کو پوری توجہ اور کامل غور کے ساتھ سنا ہے اور میں نے اس سے بہت ہی حظ اُٹھایا اور فائدہ حاصل کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس لیکچر کا اثر مدتوں میرے دل پر قائم رہے گا۔ پھر سید عبدالقادر صاحب ایم۔اے وائس پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور ہیں، یہ صدر شعبہ تاریخ تھے۔ اسلامیہ کالج میں اسلام اور اشتراکیت، اسلام اور کمیونزم کے عنوان پر اخبار ''سن رائز لاہور'' میں ایک نوٹ دیا جس کا ایک حصہ درج کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ''اسلام کا اقتصادی نظام'' اور کمیونزم کے عنوان پر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا لیکچر سننے کا مجھے بھی فخر حاصل ہوا۔ یہ لیکچر بھی آپ کے دوسرے لیکچروں کی طرح جو مجھے سننے کا اتفاق ہوا ہے، عالمانہ خیالات میں جلاء پیدا کر دینے والا اور پُر از معلومات تھا۔ مرزا صاحب خداداد قابلیت کے مالک ہیں اور اس موضوع کے ہر پہلو پر آپ کو پورا پورا عبور حاصل ہے۔ اس وجہ سے آپ کے خیالات اس بات کے مستحق ہیں کہ ہم اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان پر توجہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ صرف ایک پہلو کی جھلک ہے جو علومِ ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کے بارے میں پیشگوئی میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود نے علم و عرفان کا جو خزانہ ہمیں دیا ہے، اس کو پڑھنے کی ہمیں توفیق بھی عطا فرمائے اور جیسا کہ آپ کے مضامین کے عنوانات کی عمومی فہرست میں مَیں نے بتایا ہے مختلف نوع کے مضامین ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اُن سے استفادہ بھی کرنے کی توفیق دے اور ہم علم و عرفان اپنا بڑھانے والے ہوں۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے ان کے مختصر کوائف بیان فرمائے اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ بھی پڑھائی۔

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
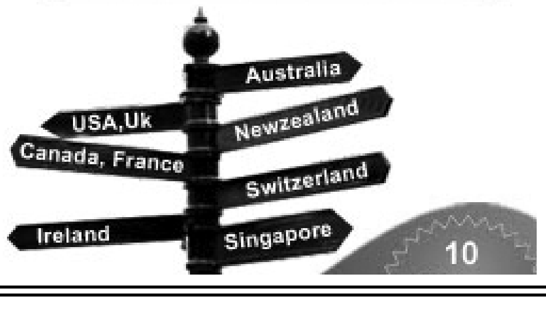

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرونِ ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 6 March 2014 IssueNo10

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

پیشگوئی مصلح موعود کا نشان ایک مردہ زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۱ فروری ۲۰۱۴ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کل 20 فروری کا دن گزرا ہے۔ یہ دن جماعت میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے حوالے سے خاص اہمیت کا حامل ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک بیٹے کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی جو نیک، صالح اور بہت سی صفات کا حامل ہونا تھا۔ گزشتہ جمعہ کو بھی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات کے حوالے سے ذکر کیا تھا، آج بھی میں نے یہی مناسب سمجھا کہ 20 فروری کے قریب کا جمعہ ہے اس وجہ سے اس پیشگوئی کا ذکر کروں جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک عظیم الشان نشان قرار دیا ہے۔ معترضین کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ یہ وضاحت فرمائی کہ تم اعتراض تو کرتے ہو لیکن یہ بشری طاقتوں سے بالاتر ہے کہ ایسی پیشگوئی کی جائے۔ اور صرف بیٹا ہونے کی پیشگوئی نہیں کی جا رہی بلکہ ایسی صفات کا حامل بیٹا ہونے کی جو لمبی عمر پانے والا بھی ہو گا اور جو آپ کی زندگی میں پیدا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اس اعلان کو گہری اور انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو اس کے نشانِ الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں ہوسکتا۔ آپ نے معترضین کو فرمایا کہ اگر شک ہو تو اس قسم کی پیشگوئی جو ایسے ہی نشان پر مشتمل ہو، پیش کرو۔ فرمایا اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے اور جیسا کہ آپ کی بعثت کا مقصد ہی اسلام کی حقانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سب پر ثابت کرنا تھا۔ آپ یہاں بھی اس پیشگوئی اور نشان کو پیش فرما کر یہ نہیں فرما رہے کہ یہ میری صداقت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ فرمایا کہ اس نشانِ آسمانی کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم، رؤوف الرحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور فرمایا درحقیقت یہ نشان ایک مردہ زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔

حضورانور نے فرمایا: بہرحال اس پیشگوئی کے تحت جیسا کہ ہم جانتے ہیں 1989 میں مارچ میں وہ موعود بیٹا پیدا ہوا جس نے اسلام کی برتری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت کو قائم کرنے کیلئے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جو رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے۔ جن کا غیروں نے بھی اعتراف کیا۔ حضور انور نے اشتہار 20 فروری 1886ء سے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر حضرت مصلح موعودؓ کی خصوصیات کو گہرائی میں جا کر دیکھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو اس کے لئے کئی کتابیں لکھنے کی ضرورت ہے۔ کسی خطبہ میں یا کسی تقریر میں حضرت مصلح موعود کی زندگی اور آپ کے کارناموں کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔

بہرحال آج بھی میں بعض باتیں اس پیشگوئی کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کی زندگی کی پیش کروں گا۔ جن میں سے ایک دو پیشگوئی کے حوالے سے نہیں بلکہ پیشگوئی کے ایک آدھ پہلو کو لے کر۔ اور یہ بھی کہ اپنوں کو اور غیروں کو آپ کے علم و عرفان نے کس طرح متاثر کیا۔ اس سے پہلے میں حضرت مصلح موعود کی کتب اور لیکچرز اور تقاریر کا ایک جائزہ بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔

بہرحال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب، لیکچرز اور تقاریر کا مجموعہ انوار العلوم کے نام سے فضل عمر فاؤنڈیشن شائع کر رہی ہے۔ اس وقت تک انوار العلوم کی 24 جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں 633 لیکچر اور تقاریر اور کتب آ چکی ہیں۔ اور فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی سکیم ہے، اندازہ ہے اُن کا کہ 32 جلدیں شائع ہوں گی۔ اور اس طرح کل جو لیکچر وغیرہ ہوں گے وہ تقریباً ساڑھے آٹھ سو کے قریب تقاریر، لیکچر اور کتب تقریباً ساڑھے آٹھ سو کے قریب بن جائیں گے۔

اسی طرح خطباتِ جمعہ اور عیدین اور نکاح کی تعداد 2076 بنتی ہے اور خطباتِ محمود کی اس وقت کل 28 جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 1602 خطبات شامل ہیں۔ اور 1948ء سے 1959ء تک کے خطبات 29 سے 39 جلد میں شائع ہوں گے۔ ان میں بھی تقریباً 500 خطبات اور شامل ہو جائیں گے۔

تو یہ ایک عمومی ہلکا سا خاکہ ہے آپ کے علمی کاموں کا، اور اگر ہر خطبے اور ہر تقریر کو سنیں، ہر لیکچر کو دیکھیں تو علم و عرفان کے ایسے موتی پروئے ہوئے نظر آتے ہیں اور علم کی ایسی نہریں بہہ رہی ہوتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بھی ایک دفعہ یہ تجزیہ پیش کیا تھا اور انہوں نے فرمایا تھا کہ ایک پہلو کو لے کے کہ ”وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا“ اس میں ہی اتنی وسعت ہے کہ اس کو بیان کرتے چلے جائیں تو ختم نہیں ہوسکتا۔

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا میرا خیال ہے کہ حضور نے صرف قرآنِ کریم کی تفسیر پر ہی آٹھ، دس ہزار صفحات لکھے ہیں۔ اس کی دس جلدیں ہیں جس میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرۃ، پہلی دو سورتیں، پھر سورۃ یونس سے سورۃ عنکبوت تک، دسویں سورۃ سے لے کر انتیسویں سورۃ تک ہے پھر سورۃ النبا سے لے کر الناس تک ہے۔ گویا کہ 59 سورتیں تقریباً بنتی ہیں جن کی تفسیر لکھی۔ اور یہ تفسیر تقریباً چھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے اور اس کو بہت باریک لکھا ہوا ہے۔ اگر آج کل کے حساب سے لکھا جائے تو شاید دس بارہ ہزار صفحات بن جائیں۔ بہرحال یہ دوبارہ پرنٹ ہو رہی ہے۔

پھر کلام پر دس کتب اور رسائل ہیں آپ کے، روحانیات، اسلامی اخلاق اور اسلامی عقائد پر آپ نے 31 کتب اور رسائل تحریر فرمائے سیرت و سوانح پر 13 کتب و رسائل لکھے۔ تاریخ پر چار کتب اور رسائل لکھے۔ فقہ پر تین کتب اور رسائل لکھے، سیاسیات قبل از تقسیمِ ہند 25 کتب اور رسائل، سیاسیات بعد از تقسیمِ ہند اور قیامِ پاکستان 9 کتب اور رسائل، سیاستِ کشمیر 15 کتب اور رسائل۔ پھر تحریکِ احمدیت کے مخصوص مسائل اور تحریکات پر تقریباً 100 کتب اور رسائل، اس کے علاوہ بے شمار اور مضامین ہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کی تفصیل۔ کہ یہ سینکڑوں میں چلی جاتی ہے تقریباً 800 سے اوپر چلی جائے گی۔

تو خلیفہ ثالث فرماتے ہیں کہ جیسا کہ فرمایا تھا کہ وہ علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ ان پر ایک نظر ڈال لیں تو ان میں علومِ ظاہری بھی نظر آتے ہیں اور علومِ باطنی بھی نظر آتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ جب بھی آپ نے کوئی کتاب یا رسالہ لکھا، ہر شخص نے یہی کہا کہ اس سے بہتر نہیں لکھا جا سکتا۔ سیاست میں جب بھی آپ نے قیادت سنبھالی یا جب بھی آپ نے سیاست کے بارے میں قائدانہ مشورے دیئے، بڑے سے بڑا مخالف بھی آپ کی بے مثال قابلیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا۔

حضور انور نے تفسیر کبیر پر غیروں کے تبصرے پیش کیے:

علامہ نیاز فتح پوری صاحب حضرت مصلح موعود کو اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ تفسیرِ کبیر جلد سوم آج میرے سامنے ہے۔ (یہ احمدی نہیں تھے) اور میں اُسے بڑی نگاہ، بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے۔ جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحّر علمی، آپ کی وسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ میں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔ کاش کہ میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورۃ ہود کی تفسیر میں حضرت لوط پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ آپ نے ”ھٰٓؤُلَاءِ بَنَاتِیْ“ کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے۔ اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تادیر سلامت رکھے۔

جناب اختر اُرینوی صاحب ایم۔اے صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی، پروفیسر عبدالمنان بے دل صاحب سابق صدر شعبہ فارسی پٹنہ کالج کے بارے میں اپنا ایک چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے یکے بعد دیگرے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیرِ کبیر کی چند جلدیں پروفیسر عبدالمنان بیدل سابق صدر شعبہ فارسی پٹنہ کالج، پٹنہ اور حال پرنسپل شبینہ کالج پٹنہ کی خدمت میں پیش کیں اور وہ ان تفسیروں کو پڑھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے مدرسہ عربیہ شمس الہدیٰ کے شیوخ کو بھی تفسیر کی بعض جلدیں پڑھنے کے لئے دیں اور ایک دن کئی شیوخ کو بلوا کر انہوں نے اِن کے خیالات دریافت کئے۔ ایک شیخ نے کہا کہ فارسی تفسیروں میں ایسی تفسیر نہیں ملتی۔ پروفیسر عبدالمنان صاحب نے پوچھا کہ عربی تفسیروں کے متعلق کیا خیال ہے؟ شیوخ خاموش

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان